163

562

انوارُ الصَّالحین

تصنیفِ لطیف

سیّد الصالحین، امام المتقین،

رہبرِ شریعت، شیخِ طریقت

محرمِ اسرارِ حقیقت

سیّدنا و مولانا الحاج

سیّد محمد معصوم جیلانی

نوری قادری قدس سرہ

Marfat.com

Scale 1:50,0

Meters 1000 500 0 1 2

CONTOUR INTERVAL 20 METERS
SUPPLEMENTARY CONTOURS 10 METERS

SPHEROID	WORLD GEODETIC SYSTEM
GRID	1,000 METER UTM ZONE 34
PROJECTION	TRANSVERSE MERCATOR
VERTICAL DATUM	MEAN LEVEL OF THE ADRIATIC SEA AT TRIESTE (MOLO SARTORIO)
HORIZONTAL DATUM	WORLD GEODETIC SYSTEM
PRINTED BY	DMAHTC 6-84

A LANE IS CONSIDERED TO BE 2.5 TO LESS THAN 3.6 METERS (8 TO LESS THAN 12 FEET) WIDE IN ROMANIA AND 2.5 TO LESS THAN 4.9 METERS (8 TO LESS THAN 15 FEET) WIDE IN HUNGARY

COORDINATE CONVERSIONS WGS TO ED
Grid: Add 69 m.E.; Add 195 m.N.
Geographic: Add 3.2" Long.; Add 3.1" Lat.

SAMPLE 1,000 METER GRID SQUARE
ESEMPIO QUADRATO DI 1000 METRI DI LATO

Sample point
Nome di punto

46 45 12 13

100 METER WGS REFERENCE

1. Read large numbers labeling the VERTI... grid line left of point and estimate te... 100 meters from grid line to point: 12...
2. Read large numbers labeling the HORIZON... grid line below point and estimate tenths... meters from grid line to point: 45 6

WGS Example 123456

100,000 M. SQUARE IDENTIFICATION
IDENTIFICAZIONE DI QUADRATO DI 100 CHILOMETRI DI LATO

ES

WHEN REPORTING ACROSS A 100,0... METER LINE, PREFIX THE 100,000 ME... SQUARE IDENTIFICATION IN WHI... THE POINT LIES.
WGS Example ES123456

GRID ZONE DESIGNATION
DESIGNAZIONE DI ZONA

WHEN REPORTING OUTSIDE THE G... ZONE DESIGNATION AREA, PRE... THE GRID ZONE DESIGNATION

Marfat.com

انوار الصالحین

تصنیف لطیف

سید الصالحین امام المتقین رہبر شریعت
شیخ طریقت محرم اسرار حقیقت

سیدنا و مولانا الحاج

سید محمد معصوم جیلانی

نوری قادری قدس سرہ

Marfat.com

53236

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ، وَالعَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے سب سے پہلے اپنے حبیب سیدنا و مقتدانا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نور اپنے نور سے ظہور فرمایا۔ پھر اس نور سے عالم کائنات کو پیدا کیا۔ اور ہزاراں ہزار درود اس صاحب لولاک پر جو باعث ایجاد عالم و عالمیان اور نتیجہ تخلیق آدم و آدمیان ہے۔ اور بے تعداد سلام و صلوٰۃ ان کے اصحاب پاک و آل پر ہو جن کی شان میں "مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح" وارد ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیھِم کَثِیرًا کَثِیرًا

اَمَّا بَعد: فقیر پُر تقصیر محمد معصوم ابن سید فضل شاہؒ جامع کمالات سید فضل شاہ گیلانی قادری برادران خاندان کی خدمت میں ملتمس ہے کہ فقیر کے دل میں خیال آیا کہ بزرگان دربار شریف گیلانیہ نوریہ یعنی سلسلہ عالیہ قادریہ اعظمیہ کے مختصر حالات ایک جگہ رسالہ کی صورت میں یکجا کر دیں تو بہت بہتر ہے اور طالبین و شائقین کے لئے ازحد مفید و نافع ہے لہٰذا بحرمت مرشد افتخار العارفین سلطان التارکین حضرت شیخ فضل نور مدظلہ العالی اس کار خیر کیطرف مشغول ہوا۔ اور رسالہ ہذا کو ایک جگہ قلمبند کر کے اس کا نام "انوار الصالحین" رکھا گیا۔ جس کے نام میں تمام سادات صالحین کی طرف عموماً اور سید صالح محمد کے نام نامی کی طرف خصوصاً اشارہ ہے کہ طالب صادق اس کے مطالعہ سے نجات ابدی کے مستحق ہوں گے استدعا ہے کہ ناظرین جس وقت مطالعہ سے محفوظ ہوں۔ تو مؤلف کو دعائے خیر

Marfat.com

(562)

سے یاد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں،

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین،

سیدنا امام حسن مجتبیٰ ابن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ آپ کی ولادت رمضان ۳ھ ہجری میں ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنا لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا اور دعا فرمائی کہ یا اللہ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان الرجیم کے شر سے تیری پناہ میں دیتا ہوں اور حسن نام رکھا۔

اور فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ :۔ یعنی اے اللہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ تو بھی اس کو دوست رکھ،

آپ کریم النفس سخی باکمال تھے۔ کئی بار خدا کے راستہ میں اپنا سارا مال لٹا دیا۔ آپ نے پیادہ پاچل کر ۲۰ حج کئے آپ سے خوارق و کرامات بکثرت ظہور میں آئے۔ انتقال آپ کا بعمر ۴۷ سال بسبب زہر دینے کے ماہ ربیع الاوّل ۵۰ھ ہجری میں ہوا، مزار شریف مدینہ شریف جنت البقیع میں ہے۔

سیّدنا امام حسین ابن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

آپ کی ولادت ۴ھ ہجری میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کے حق میں دعا فرمائی اور حسین نام رکھا۔

آپ صابر شاکر تھے۔ آپ نے دین کی خاطر کربلا میں اپنا تمام مال و اولاد جان اخوان سب کچھ قربان کیا آپ نے فرمایا ہے۔

اَشفق الاخوان تلک دینک : یعنی بھائیوں سے زیادہ شفیق تیرے لئے تیرا دین ہے کیونکہ آدمی کی نجات اتباع دین سے ہے اور ہلاکت دین کی مخالفت سے آپ کی ذریت پاک سے نو ستارے طلوع ہوئے جو نو امام پیشوائے ملت تھے ،،،،

Marfat.com

آپ کی شہادت بروز جمعہ دسویں محرم ۶۱ھ ہجری میں بمقام کربلا ستاون سال ۵۸ کی عمر میں ہوئی مزار کربلا معلی میں ہے

حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم

سیدعبد القادر جیلانی قدس سرہ

آپ کی ولادت ماہ رمضان ۴۷۰ ہجری بمقام گیلان میں ہوئی، نسب اس طرح ہے اسید عبد القادر بن سید ابو صالح جنگی دوست بن سید عبد القادر بن جیلی بن یحیٰ زاہد بن سید محمد رومی بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبد اللہ ثانی بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبد اللہ بن امام حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام بن حضرت علی کرم اللہ وجہ آپ نے ایام رضاعت میں رمضان کے مہینے میں دن کے وقت کبھی دودھ نہ پیا۔ آپ کو علوم ظاہری میں اپنے ہم عصر تمام معاصرین محدثین وفقہا پر فضیلت تھی دنیا سے قطع تعلق کر کے یاد خدا میں مشغول ہوئے۔ آپ نے خرقہ خلافت حضرت شیخ ابوسعید مخزوہلی سے حاصل کیا۔

وہ مرید شیخ عبد الواحد تمیمی کے وہ مرید شیخ ابوبکر شبلی کے وہ مرید سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی کے وہ مرید شیخ سری سقطی کے وہ مرید شیخ معروف کرخی کے وہ مرید شیخ داؤد طائی کے وہ مرید شیخ حبیب عجمی کے وہ مرید شیخ حسن بصری کے وہ مرید حضرت علی المرتضیٰ کے علیہم السلام

کتاب مناقب غوثیہ میں مجمع الفضائل سے روایت ہے منقول ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے، شہزادہ اول امام حسن کو بلا کر فرمایا یا امام الامام اور شہزادہ ثانی امام حسین کو امام الائمہ کہا۔ امام حسن

علیہ نے عرض کیا۔ یا قبلہ آپ نے مجھے ایک امام کا امام فرمایا اور میرے بھائی حسین کو کئی اماموں کا امام کہا۔ اس میں کیا راز ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ حسینؓ کی پشت سے نو امام پیدا ہوں گے۔ اور تیری پشت سے صرف امام پیدا ہوگا جو مرتبہ اور مقام میں ان نو اماموں کی مثل ہوگا۔ اس کا نام سید عبدالقادر لقب محی الدین کنیت ابو محمد اور خطاب غوث اعظم ہوگا اور وہ تمام جہاں کے اقطاب سے مرتبہ میں اعلیٰ ہوگا۔ اور اس کو محبوبیت کا خلعت پہنایا جائے گا۔ وہ پانچویں قرن کے وسط میں ظاہر ہوگا۔

نیز نقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت اور ناف کو بوسہ دیا۔ اور فرمایا کہ یا ولدی تیری پشت سے ایک فرزند پیدا ہوگا۔ اس کا مرتبہ اولیاء میں ایسا ہوگا۔ جیسا کہ میرا انبیاء میں ہے۔

آپ کو ایک مرتبہ درگاہ خداوندی سے علم ہوا۔ تو آپ نے بر سر منبر اعلان فرمایا۔ قدمی ھٰذا علیٰ رقبۃ کل اولیاء اللہ: یعنی قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امت محمدیہ کے تمام اولیائے متقدمین اور متاخرین آپ کے زیر قدم ہیں۔

آپ کی کرامات وخوارق کا شمار سوائے خداوند تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ آپ کے حالات سے دفتروں کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ اصحاب ظاہر و باطن مسلم وغیر مسلم سب آپ کے کمالات کے معترف ہیں۔

آپ کی وفات بعمر ۹۰ سال نویں ربیع الثانی ۵۶۱ھ ہجری میں ہوئی روضہ مبارک بغداد شریف میں ترجیع خلائق ہے۔

سید محمد غوث گیلانی حلبی اچی

خلف الصدق سید شمس الدین بن سید ابوالحسن علی بن سید مسعود

Marfat.com

بن سیّد احمد بن سید صفی الدین صوفی بن سیّد سیف الدین عبد الوہاب بن شیخ السمٰوٰت والارضین بن سیّد عبد القادر جیلانی بغدادی رحمہم اللہ۔

آپ سادات کرام گیلانیہ سے سب سے پہلے ہندوستان میں تشریف لائے۔ آپ ہی سے خاندان قادریہ اعظمیہ نے اس ملک میں اکثر فروغ پایا۔ ابتدائے جوانی میں دُور دُور ممالک کے سفر کئے۔ کئی مرتبہ فضیلت حج سے بھی سرفراز ہوئے۔ آخر اچ شریف میں سکونت اختیار کی۔ اس ملک میں آپ کی اولاد کثرت سے پھیلی۔ ہزارہا کرامات آپ سے ظہور میں آئیں۔

آپ کا انتقال ۹۲۳ ہجری میں ہوا۔ مزار مبارک اچ شریف گیلانی میں مرجع زائرین ہے۔

سیّد عبد القادر ثانی بن سیّد غوث محمد اچی

آپ اپنے والد صاحب کے بعد سجادۂ ہدایت پر بیٹھے۔ عشق و محبت میں معروف اور صفاتِ کمالات سے موصوف تھے کئی اشخاص کفار اور فساق سے آپ کی نظر سے مشرف باسلام ہوئے۔ آپ کا انتقال ماہِ ربیع الاول کی ۱۸ کو ۹۴۰ ہجری میں ہوا۔ پاک اچ شریف میں ہے۔

سیّد عبد الرزاق بن سیّد عبد القادر ثانی رح

آپ اپنے والد صاحب کے سجادہ نشیں صاحب نسبت قادریہ ہوئے بڑے صاحب کمال صاحب خوارق و کرامات تھے۔ آپ کا انتقال ۵ رجمادی الآخر ۹۴۲ھ میں ہوا۔ قبر اچ شریف ہے۔

سیّد حامد گنج بخش بن سیّد عبد الرزاق رح

آپ بڑے بزرگ صاحب شریعت طریقت و حقیقت تھے، علوم ظاہری

Marfat.com

وباطنی میں یگانۂ آفاق۔ بادشاہان وقت بھی آپ کی آستان بوسی کو اپنا افتخار سمجھتے تھے، آپ کے خلفا سے شیخ شبیر شاہ ملتانی اور شیخ داؤد کرمانی شیر گڑھی بڑے کامل بزرگ ہوئے ہیں آپ کے فرزندوں میں سے سیّد موسیٰ پاک شہید صاحب مقامات بلند و مدارج ارجمند تھے، شیخ عبدالحق محدث دہلوی انہی کے مرید سعید تھے، آپ نے بدخواہان قوم اہل ہنود کے ہاتھوں شہادت پائی اور ملتان میں ہی مدفون ہوئے، سیّد حامد گنج بخش کی وفات ۹۷۸ ہجری میں ہوئی۔ مزار اقدس اچ شریف میں ہے۔

سیّد عبدالوہاب ثانی گیلانی

پیر لاثانی است حضرت سیّد عبدالوہاب۔ ناقصاں راشیخ کامل عالم ازوے فیضیاب حاضرِ خاصان علی نورِ چشم اہل بیت۔ درمیان ہر دو عالم نوراوچوں آفتاب۔ آپ صاحب زہد و تقویٰ ہوئے ہیں۔ علوم ظاہری و باطنی میں لاثانی تھے، والد بزرگوار کا اسم گرامی سید شاہ روح الدین سیّد جمال بن سید محمود بن سیّد عبدالقادر ثالث بن سیّد حامد گنج بخش گیلانی اچی منقول ہے کہ آپ کو آپ کے بزرگوں نے حکم دیا کہ تمہارا فیض شاہ قادر قمیص رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے۔ آپ اچ شریف سے تجرید کی حالت میں نکلے اور ستدور شریف کا رُخ کیا جب وہاں پہنچے تو شاہ قمیص کا انتقال ہو چکا تھا۔ اور انہوں نے نو عدد لونگ اپنی اہلیہ محترمہ کو بطور امانت دیئے کہ یہ نو فقیروں کا فیض ہے اور کہا کہ ایک سید بعد اوی یہاں آئے گا۔ اس کو ہمارا اسلام پہنچانا اور ایک لونگ دے دینا۔ چنانچہ جب حضور وہاں پہنچے تو مائی صاحبہ نے حسب وصیت شاہ قمیص نو لونگ دیکر فرمایا کہ یہ نو فقروں کا فیض ہے آپ نے لیکر وہ سارے لونگ کھا لئے اور فرمایا کہ کون حفاظت کرتا رہے اب وہ فقیر مجھ سے ہی فیض حاصل کریں گے،

Marfat.com

آپ کا سفر منقول ہے کہ جب آپ نے وہ نولونک کھا لئے تو آپ کی طبیعت پر جذب و استغراق غالب ہو گیا۔ آپ بحالتِ سکر وطن چھوڑ کر سیر و سیاحت میں مشغول ہو گئے پا پیادہ دور دُور ملکوں کی سیر کی آپ جس جگہ چند چند یوم قیام کرتے تو خلقت کا ہجوم ہو جاتا تو آپ وہاں سے آگے چلے جاتے

بن باجوہ میں جانا چنانچہ سیر کرتے ہوئے موضع بن باجوہ ضلع سیالکوٹ میں ایک نالہ پر آ بیٹھے۔ وہاں چند دن قیام کیا اس جگہ کا نام اب تک پیر یا ہندی مشہور ہے لوگ اس جگہ کا بہت ادب کرتے ہیں۔

کرامت:۔ اس نالہ پر موضع بن کے ونجارے مچھلیوں کے شکار کو آئے۔ انہوں نے کئی بار جال پھینکے مگر کوئی مچھلی جال میں نہ پھنسی، انہوں نے آپ کو درویشانہ صورت دیکھ کر عرض کی۔ آپ نے دعا فرمائی تو ان کے جال میں بے شمار مچھلیاں پھنس گئیں یہ کرامت دیکھ کر وہ سب کے سب ونجارے آپ کے مرید ہو گئے۔

آپ کا تصرف آپ چونکہ مجذوبانہ حالت میں تھے، اس لئے اکثر نماز آپ سے ترک ہو جاتی تھی۔ موضع بن کے امام مسجد جو کہ حافظ قرآن بھی تھے، کہنے لگے کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے فقیروں کو نماز معاف تو نہیں، آپ اٹھ کر مسجد میں چلے گئے اور حافظ صاحب کے پیچھے نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایسا تصرف کیا کہ حافظ صاحب کو سارا قرآن شریف بھول گیا۔ آخر شرمسار ہو کر مصلّے سے پیچھے ہٹ آئے اور معافی طلب کی۔ آپ نے فرمایا کہ آپ پہلے کی طرح سارا قرآن شریف تو یاد نہ ہو سکیگا البتہ چند سورتیں یاد ہو جائیں گی۔ جن سے جماعت کرا سکو۔

بھبالنوالہ میں آنا۔ جب بن باجوہ میں بہت چرچا ہو گیا تو آپ وہاں سے

Marfat.com

ھو کر بمبانوالہ میں تشریف لے آئے وہاں ایک ہندو کی مسان تھی اس میں
فی عرصہ خلوت نشین رہے۔ اس جگہ اب تک ایک مسجد اور ایک کنواں
یارت گاہ موجود ہے۔

کرامت:۔ ایک دن آپ خلوت سے باہر نکلے تو ایک ہندو جات
مسمی بدھو جو بعد میں باول کہلانے لگا۔ اپنی بھینیں لیکر قریب سے گذرا
پ نے اُس سے دودھ طلب کیا۔ اس نے عرض کیا۔ کہ حضرت یہ بھینسیں
دودھ دینے والی نہیں ہلوں میں جوتنے والی ہیں۔
اور پھنڈر ہیں۔ آپ نے فرمایا تم ایک بھینس کو دوہ کر تو دیکھو وہ دودھ
دینے کے لئے بیٹھا تو اس بھنڈر بھینس کے تھنوں میں دودھ بھر آیا۔
اس نے دوہکر آپ کو پلایا۔ آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی جس کا نتیجہ
یہ ہوا کہ وہ بہت دولت مند ہو گیا۔ اپنے خدمتگار کمین لوگوں کو غلے کی بجائے
روپے ٹوپوں سے ناپ کر دیا کرتا تھا، اور اپنے گھوڑے کو ٹھوں پہ باندھتا
تھا۔ آخر کار وہ مسلمان ہو کر آپ کا مرید ہو گیا اور اس غیبی خزانہ سے بہت
سی زمین خرید کرلی۔ آپ بمبانوالہ سے اٹھ کر موضع گوجرہ ضلع سیالکوٹ
میں تشریف لے آئے۔

سادہ چک میں قیام

جب بمبانوالہ اور گوجرہ میں آپ کی کرامات بہت شہرہ ہو گیا تو آپ وہاں
سے اٹھ کر موضع سادہ چک میں آگئے، سادہ چک شہر گجرات سے تین میل مشرق
کی طرف واقعہ ہے۔

کرامت :۔ ایک دن بانی موضع چوہدری سادہ کے گھر کی مستورات سلام کیلئے
سید عبدالوہاب ثانی رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، چوہدری سادہ کو اس
سے غیرت آئی، تو اس نے آپ کو کہا۔ کہ یہاں سے چلے جاؤ، آپ وہاں سے
آئے۔ آپ کے جانے کے بعد چوہدری سادہ چارپائی پہ سویا تو نیچے گر پڑا۔

Marfat.com

اٹھنے لگا تو چارپائی اس کے جسم سے چمٹ گئی۔ سب لوگ جمع ہو گئے اور ناچار تلاش کر کے آپ کو واپس لائے۔ اور معافی طلب کی۔ آپ نے اس کو مصیبت سے رہا کروایا۔ یہ کرامت دیکھ کر چوہدری سادہ بمع اہل و عیال مرید ہو گیا۔

میاں خواجہ سے مقابلہ

منقول ہے کہ جب چک سادہ کے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے تو ان کے پہلے پیر میاں خواجہ ان سے ناراض ہو گئے اور کہا کہ ہم تمہارا گاؤں غرق کرتے ہیں۔ تم ہم کو چھوڑ کر نئے پیر بنا لیے ہیں میاں خواجہ نے پانی کا پیالہ لے کر الٹا چاہا۔ الٹانے کے ساتھ ہی گاؤں گاؤں بھی الٹنے لگا۔ تو حضور نے اپنے ہاتھ کی چھڑی زمین میں گاڑ دی اور کہا کہ اب میخ لگا دی ہے اب یہ گاؤں نہ الٹے گا۔ چنانچہ جتنا گاؤں الٹ چکا تھا، اتنا ہی رہا اب تک چک سادہ کی شمالی سمت اونچی ہے، پھر میاں خواجہ نے آپ سے معافی مانگ لی۔

کرامت: منقول ہے کہ آپ نے اپنی لڑکی کی نسبت موضع معین الدین پور کے سادات میں کی۔ وہ بطور آزمائش شادی کے موقعہ پر ہزاروں آدمی بارات میں لے آئے، آپ نے صرف ایک دیگ چاول پکائے تھے، اٹھ پہر تک سب براتی کھاتے رہے مگر چاول ختم نہ ہوئے، ویسے ہی گرم نکلتے رہے۔ اس پر آپ نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ حتی الوسع اپنی لڑکیوں کی شادی اپنے خاندان میں ہی کیا کرو۔ اپنی برادری سے باہر کسی کو نہ دیا کرنا

آپ کے دو بیٹے تھے حضرت سید صالح محمد اور سید عاشق محمد دونوں کی اولاد موجود ہے، اب تک آپ کے مزار پہ لنگڑے اپاہج اور مختلف بیماریوں کے مریض آتے ہیں۔ اور وہاں کی خاک اپنے بدنوں بدنوں پر مل کر تندرست ہو جاتے ہیں۔ آپ کی وفات ۱۰۲۱ ہجری میں ہوئی، مزار شریف چک سادہ دربار نوری میں ہے،

Marfat.com

قطعہ تاریخ

شاہ عبدالوہاب پیر کمال
واقفِ سرِّ ایزدِ متعال

خاص نسلِ جنابِ غوث جہاں
قطبِ والا مکان نیک خصال

کرد یدرود عالم موہوم
سکہ زن شد بملک جاہ وجلال

سال ترحیل وے شرافت گفت
قبلۃ الاولیا شہید کمال

شیخ المشائخ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری سرحلقہ مردان حق نوشۂ سرشار زجام لی مع اللہ نوشہ پیر سیدم کیست صاحب حل عقد پیر سیدم کیست صاحب حل عقد ــــ گفتہ رجال غیب نوشہ نوشہ

آپ سید العارفین سلطان محبوبین قطب الاقطاب صاحب عظمت و کرامت تھے، آپ کی ولادت ۹۵۹ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی نسبت بہت سے بزرگان متقدمین کی طرف سے پیشگوئیاں منقول ہیں۔ آپ علوم ظاہری سے فارغ التحصیل ہوکر اشغالِ باطنی کی اجازت وخلافت خاندان قادریہ اعظمیہ کے مشہور بزرگ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی سے حاصل کی وہ مرید شاہ معروف قادری خوشابی کے وہ مرید سید مبارک حقانی اچی کے وہ مرید اپنے والد ماجد حضرت سید محمد غوث گیلانی جلی اچی کے آپ کے کمالات احاطہ تحریر وتقریر سے باہر ہیں۔ کتاب تذکرہ نوشاہی میں آپ کے فضائل و مجاہد و مقامات کا بیان موجود ہے احیائے موتےٰ استجابت دعا۔ مکاشفات قلوب وارواح۔ تصرف فی الاشیاء وغیرہ نظرِ فیض اثر کے ادنیٰ کرشمہ تھے۔

رئیس المکاشفین حضرت مولانا قاضی محبوب عالم صاحب قادری سہروری رحمۃ اللہ مسند آرائی اعوان شریف جو ارباب کشف کے سردار تھے، فرمایا کرتے تھے کہ حضرت نوشہ صاحب الف ثانی کے مجدد اکبر تھے۔ اس لئے آپ سے

Marfat.com

سب سلاسل کے مشائخ فیضیاب ہوئے۔ آپ مرید کے دل پر اسم اعظم نقش کرتے ہیں۔ جس سے طے مراتب بآسانی منزلِ مقصود کو پہنچ جاتا ہے رسالہ ہذا میں آپ کا ذکر اس لئے لایا گیا ہے کہ آپ سید صالح محمد قادری گیلانی کے ہادی روشن ضمیر اور مرشد تھے، اور سلسلہ نوشاہی قادری کے بانی اوّل تھے،

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے پہلے حضرت شیخ حافظ محمد برخوردار اور دوسرے حضرت شیخ محمد ہاشم دریادل۔

حضرت شیخ حافظ محمد برخوردار کو آپ نے اپنی خلعت نیابت اور خلافت ... سے سرفراز فرمایا۔ جو آپ کے بعد سجادۂ مشیخت پر بیٹھ کر خلفائے نوشاہیہ کی تکمیل اور طالبانِ راہِ حق کی تربیت فرماتے رہے، موجودہ زمانے میں درگاہ حضرت نوشہ صاحب کے سجادہ نشین سراج الاولیا محبوب کبریا حضرت شیخ غلام مصطفیٰ صاحب ہیں جو کہ فی زمانہ علم و معروف میں تمام حضرات نوشاہیہ سے ممتاز ہیں۔ جب سے زینت افزائے سجادہ ہوئے ہیں۔ اکثر مخلوق خدا فیضیاب ہو رہی ہے، فضیلت علوم ظاہری و باطنی و نسبت فیض صوری و معنوی ان کے آباؤ اجداد سے موروثی چلی آتی ہے۔ رسالہ ہذا انوار الصالحین میں اکثر بزرگوں کی تعریف و تاریخ میں جو اشعار درج کئے گئے ہیں

انہیں کے قلم سے لکھے گئے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ ان کے والد بزرگوار کا اسم مبارک شیخ محمد شاہ ابن شیخ محمد امین ابن شاہ قل احمد جیو تو شاہ زمان بن شاہ الٰہی بخش بن حافظ شاہ نور اللہ بن حافظ محمد حیات ربانی بن حافظ شاہ جمال اللہ بن حضرت شیخ حافظ محمد برخوردار بن حضرت حاجی حافظ نوشہ گنج بخش رحمہم اللہ تعالیٰ

حضرت صاحب موصوف کے فرزند اکبر صاحبزادہ شریف احمد ۱۲ المتخلص بہ شرافت

Marfat.com

بھی بزرگان قادریہ اعظیمہ کے حالات آپ تالیف کر رہے ہیں خداوند تعالیٰ جلد تکمیل کو پہنچائے۔

حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی وفات بعمر ۱۰۵ ایکصد پانچ سال ہفتم ربیع الاول ۱۰۶۴ھ میں ہوئی، روضۂ مبارک سیبپال شریف ضلع گجرات میں مظہر نور علیٰ نور درخشاں ہے رحمۃ اللہ علیہ،

امام الاولیا سیّد صالح محمدؒ بن سیّد عبدالوہابؒ ثانی گیلانی قادری

سیّد صالح محمدؐ طالب نوشہ پیر — پیر مولانا غنیمت در فقر بدر منیر
درویش فرخندہ نور قادری و نوشی — در سرائے دولت گیلانیاں روشن ضمیر

آپ مشائخ عظام و سادات کرام گیلانیہ میں بڑے پایہ کے عالم فاضل کامل صاحب باطن تھے، خاندان قادریہ اعظیمہ میں مثل آفتاب ہوئے ہیں طریقت میں آپ نے بیعت و خلافت حضرت حافظ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ سے حاصل کی اور کمالات ولایت کو بخوبی طے کیا۔

بزرگوں سے منقول ہے کہ جب آپ بحکم والد بزرگوار حضرت نوشہ صاحب کی خدمت میں بیعت ہونے کے لئے روانہ ہوئے تو آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بمکاشفۂ قلبی دو تین میل پیدل چل کر آپ کا استقبال کیا۔ اور نہایت احترام کے ساتھ آپ کو ہمراہ لے گئے۔ کیونکہ آپ آنحضرت کے پیران پیر شیخ المشائخ حضرت سید محمد غوث گیلانی اُچوی کی اولاد و حد سے تھے آپ نے مرید ہونے کی التجا کی تو آنحضرت رحمۃ علیہ نے بہت انکسار ی فرمائی آخر شدید اصرار کے بعد حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے [illegible]

Marfat.com

نے کنز الرحمت میں اس طرح نظم کیا ہے،

زہے سید صالح محمد کمال | کہ از قرب حق یافت جاہ و جلال
چو در خدمت نوشہ آور نخست | نشست آنچناں اعتقادش درست
کہ در پیش حضرت نمود التماس | کہ شوق الٰہی شدہ بیقیاس
زرحمت سوئے میں نگاہے کنید | کرم برمن داد خواہے کنید
بفرمود حضرت کہ اے داد خواہ | تو آل نبی و سعادت پناہ
صنم خاک روب جہاں سر بسر | توئی سید از آل خیر البشر
بگفتا کہ در کوئے ایں خاکسار | فنا دست و خاشاک و خس بیشمار
بروبید گر از کرم خار و خاک | شود صحن خانہ دسم خیر و پاک
اثر شد بحضرت زگفتار او | نمودند از ننگ نگاہ کار او

بچپن کے حالات

بروایت منقول ہے کہ بچپن میں جب حضرت سید صالح محمد و سید عاشق محمدؒ لڑکوں سے کھیلتے تو جس کو کہتے مرجا وہ مرجاتا۔ لوگ تنگ آکر آپ کے والد بزرگوار سید میراں عبدالوہاب ثانی کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ یا حضرت ہم اس گاؤں سے کسی اور جگہ چلے جاتے ہیں کیونکہ چھوٹے لڑکے تو اکثر آپس میں کھیلتے ہی ہیں، آپ نے فرمایا کہ تم ہرگز نہ جاؤ، میری زندگی میں میری اولاد کی بددعا اثر نہ کریگی۔ البتہ بعد میں اثر ضرور ہو جایا کریگا۔

کرامت: ایک دن آپ چک سادہ کی مسجد میں وضو کر رہے تھے۔ کہ اچانک اپنا کوزہ پھینک دیا لوگ دیکھ کر حیران ہوئے کہ کوزہ کہاں غائب ہو گیا؟ لیکن ادب کی وجہ سے پوچھ نہ سکے چند دن کے بعد ان کا ایک مرید آیا اس نے بیان کیا کہ میں ہندوستان میں تجارت کرنے گیا ہوا تھا۔ ایک دن جنگل سے گذرتے ہوئے شیر نے مجھ پر حملہ کرنا چاہا۔ میں نے آپ کو امداد کے لئے پکارا تو دیکھتا ہوں کہ ناگہاں ایک کوزہ غیب سے شیر کے سر

Marfat.com

ہ لگا۔ اور وہ مر گیا۔ کوزہ کی ٹھیکریاں بھی اس نے خدمت میں پیش کیں تب جاکر لوگوں کو کوزہ پھینکنے کی وجہ معلوم ہو گئی۔

کرامت۔ منقول ہے کہ ایک شخص حضرت نوشہ صاحبؒ کی زیارت کرنے کے بعد سادہ چک آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ رات کو ساہنپال شریف میں آپ نے حضور سے لنگر میں کیا کھایا تھا۔ اس نے عرض کیا۔ حضور نے کچی گاجریں کھائی تھیں کیونکہ ایندھن نہ تھا کہ پکالیں۔ آپ نے اپنی سکونت مکان آدھا گرا دیا۔

اور اس کی چھت کی لکڑیاں چھکڑے پر لدوا کر دربار میں بھیج دیں۔ اور فرمایا کہ ہم آدھے مکان میں ہی گذارہ کریں گے،

نیز ایک بار تین عدد زین حضرت نوشہ صاحبؒ اللہ کی نذر لیکئے۔ حضرت نے ان میں سے ایک زین اپنے بڑے بیٹے حافظ محمد برخوردار کو عطا فرمائی اور دوسری چھوٹے بیٹے شیخ محمد ہاشم دریادل کو عنایت کی۔ اور ایک زین اپنے داماد اور خلیفہ حضرت حافظ معموری کو دے دی۔ اور حضرت سید صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دعائے خیر سے یاد فرمایا۔

آپ کے مقامات عالیہ

آپ کے احوال و مناقب و مدارج و مقامات نہایت بلند و عظیم القدر تھے آپ کی تعریف و توصیف میں بعض کتابوں کی عبارات درج کی جاتی ہیں۔ تاکہ ذوق و شوق دوبالا ہو جائے۔ اگرچہ عبارات فارسی زبان میں ہیں۔ لیکن تاہم ترجمہ میں وہ لذت نہیں ہوتی جو اصل میں ہوتی ہے۔

ازاں جملہ حضرت حافظ محمد حیات صاحب فرزند حافظ جمال الدین حافظ محمد برخوردار بن غوث خلائق حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تذکرہ نوشاہی میں لکھتے ہیں۔

منقول است کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ تشریف بسیالکوٹ فرمودند و مولوی

Marfat.com

عبدالحکیم ہمہ یاران حضرت شاہ را ملازمت میکرد و ایشان بستر نشستہ بودند
مولوی مذکور پرسیدہ کہ حضرت ما ہمہ یاران حضرت را ملازمت نمودہ ایم
لیکن حضرت سید صالح محمدؒ را ندیدہ ایم و شنیدہ مشہور کہ او از کبار یاران
حضرت شاہ است درینجا آمدہ ایم کہ ملازمت او بکنیم باز آمدہ است،
حضرت شاہ از زبان مبارک عز مودند کہ رو ہمچنیں است کہ تو میگوئی و آمدہ است
چوں تفحص کردند معلوم شد کہ بستر نشستہ است
مولوی آمدہ بہ ایشاں ملازمت نمود و گفت کہ ما ترا ہمچناں شنیدہ بودیم
ہموں طور دیدہ ایم و بایں ادب مرتبہ رسیدہ اید کہ کسے مانند شما ندیدہ ایم

حضرت نوشہ صاحب کا آپکی تعریف کرنا

تذکرہ نوشاہی میں ہے، سید برحق و حق آگاہ مطلق وسیع مشرب
بدرگاہ حق مدام در محبت عشق واللہ حضرت سید صالح محمد ایشاں از
یاران کبار حضرت بودند و کرم حضرت بر ایشاں بسیار بود چنانچہ بزبان
مبارک فرمودہ بودند کہ یہ طلب خدا بخش ما
دو کس آمدہ اید۔ یکے نام ایشاں بردند و دیگر نام محمد صادق بیٹھہ

خواجہ محمد فضیل کابلی کو تنبیہ کرنا

منقول ہے کہ آپ بہت دفعہ ساہنپال شریف میں
حضرت نوشہ صاحب کی زیارت کو جایا کرتے تھے، ایک دفعہ گئے تو دیکھا
کہ تمام پیر بھائی پریشان بیٹھے ہیں آپ نے حیرانگی کا سبب پوچھا تو انہوں
نے کہا کہ خواجہ فضل آتا ہے اور ہمارا فیض مسلب کرکے لے جاتا ہے،
اگر حضرت صاحب سے عرض کرتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں کہ تم بھائی بھائی ہو
خود یا ہم فیصلہ کرلو۔ آپ نے فرمایا کہ جب خواجہ فضل آئے ہم کو خبر کرنا۔
چنانچہ جب خواجہ صاحب آئے تو آپ کو خبر کی گئی آپ اٹھ کر سامنے

Marfat.com

ہوئے خواجہ صاحب بل بل کرتے ہوئے آئے تو آپ نے سلام بجالا کر فرمایا پس پس اور ایسی نگاہ کی کہ ان کا تمام فیض سلب کر لیا، وہ روتا ہوا آنحضرت کی خدمت میں عرض گذار ہوا۔ آنحضرت نے وہی جواب فرمایا کہ تم خود فیصلہ کر لو، چنانچہ بعد حضور سے منت زاری کی تو آپ نے آئندہ کسی سے مقابلہ نہ کرنیکا وعدہ لے کر فیض واپس کر دیا۔

آپ کا ادب و تعظیم

تذکرہ نوشاہی میں ہے، سید برحق ہادی وقت بودند. چنانچہ مردم بسیار از ایشان بہرہ مند شدہ اندو جائے کہ بر ایشان بود، ہیچ کس نہ بود. چنانچہ بہر جا کہ می رفتند ذکر از مرداں بے جستجو جاری می شد و ایشاں می گفتند کہ حضرت نوشاہ را از روز قیادت از پائی شناسم چرا کہ از ادب نظر در روئے مبارک حضرت نکردہ ام و احوال بر ایشاں چناں بود کہ جوں کہے می آمد. اور انہی پر سید ند کہ کیتی. او گفت من فلانم و پسر فلانم و او پسر فلاں ست تا کسے از پدر و جد نام میگرفت تا مید انستہ کہ ایں فلاں ست ۔ احوال ایشاں و یاراں اگر بیاں کنم کتاب علیحدہ باید

مناقب از شیخ فتوحی علیہ الرحمۃ

شاہ عبدالوہاب سرشنا والد مرشد ہے حاجی. لہذا چڑھدا کل نوا او کیا مفتی کیا قاضی جو تدہ جہد کیتا نال نفسے کیا کہاں میں بازی کہے فتوی صورت تیری جو دیکھے سوراضی ،

کرامت:۔ ایک بار ایک بڑی گیلی دریائے چناب میں بہ کر آئی اور موضع کالیکی کے متصلی کنارے پہ آ گئی، شیخ پکھو نے آپ کو خبر کی۔ آپ کو مسجد کے لئے ایک گیلی کی ضرورت تھی، وہاں لینے کے لئے گئے، اتفاقاً معین الدین پور کے سادات بھی اسی لکڑی کو لینے کے لئے وہاں جا نکلے۔ تنازعہ ہوا۔ آخر لوگوں نے فیصلہ کیا کہ تم دونوں گھرنہ جھگڑو۔ جو صاحب تصرف ہے کرامت سے لے جائے ۔ چنانچہ دونوں سادات گھرائے چلے آئے ۔ رات

Marfat.com

کو دریا میں اتنی بڑی لائٹ آئی کہ وہ لکڑی خود بخود بہہ کر چک سادہ میں مسجد کے قریب آ لگی۔

تعمیر مسجد نوری جب دور دور تک آپ کا شہرہ ہوا۔ اور مخلوق خدا زیارت کے لئے آنے لگی تو مسجد میں اتنی گنجائش نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے آپ نے بڑی مسجد کی بنیاد رکھی اور مولانا غنیمت کنجاہی جو کہ آپ کے مرید تھے، مسجد بنوانے کے لئے مقرر ہوئے۔ گیلی مذکورہ کو چروا کر شتیر اور بالے بنوائے گئے جب دیواریں بن چکیں تو ایک شہتیر چھوٹا نکلا۔ لوگوں نے اس کے پورا نہ ہونے کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ آج کام بند کر دو۔ کل دیکھا جائے گا۔ رات کو آپ مسجد میں گئے اور شہتیر کو کہا کہ کیا اچھا ہوتا۔ اگر تو پورا ہو جاتا۔ چنانچہ اسی وقت وہ شہتیر کچھ لمبا ہو گیا۔ اور خود بخود دیواروں پر جا پڑا اب بھی لوگ اس شہتیر کی زیارت کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس وقت بھی وہاں ایک نمایاں جگہ پر دیواریں محفوظ ہے۔

آپ کی تعریف و توصیف مولانا محمد ماہ التخلص صداقت کنجاہی اپنی کتاب ثواقب المناقب میں اس طرح آپ کا ذکر کرتے ہیں جو کہ لفظ بہ لفظ مسطور ہے،

" ازانجا کہ شرافت ذات بکسب کمالات دو بالا میگردد آں مصرع برجستہ قصیدہ سیادت کہ صاحب لولاک مطلع دوست، و آں مضمون شستہ غزل اہل بیت کہ مہدی مولائیت مطلع روست۔ ہر گاہ بہ نظر عنایت حاجی کعبہ صدق و صفا مانند ابراہیم سعد علوی قرآن السعدین سیادت و سعادت، دریافت عالمی در ملازمت آں نائب سید کونین۔

بمصداق یا ایہا الذین آمنوا آمنوا:۔ ایمان تازہ کردہ۔

سلق عرفان گرفتہ ہے

سبک روحی کہ داغ عشق شمع محفلش گردہ۔

Marfat.com

آپ کا عدل و انصاف

چو فانوس خیالے عالمے گردِ دلش گردہ

منقول ہے کہ آپ کی ہمشیرہ کی شادی معین الدین پور کے سیدوں میں ہوئی تھی، جب آپ کے والد بزرگوار میراں سید عبدالوہاب ثانی کی وفات ہوئی۔ تو ہمشیرہ کو اپنے پاس لے آئے، اور حسب قانون شریعت اپنے والد کی جائیداد سے پورا پورا حصّہ دے دیا۔ چنانچہ آپ کی ہمشیرہ معہ فرزندان سادہ چک میں ہی رہیں، اولاد نے حضور سے عرض کی کہ آپ نے اپنے بھانجوں کو ہمارا شریک بنا دیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ ایک ایک ہی رہیں گے۔ گاؤں میں حکم تمہارا ہی رہے گا۔ چنانچہ تا حال وہ ایک ہی گھر چلا آتا ہے۔

مدح شریف

حضرت مولانا شیخ محمد اکرم غنیمت کنجاہی نے نیرنگ عشق آپ کی مدح شریف میں یہ اشعار لکھے ہیں۔

در کشور کشائے فیض سرور — امام عاشقاں صالح محمدؐ

تجلّا شعلہ شمع خانہ عشق — دل پروانہ اش کاشانہ عشق

بہیں نوبادۂ گلزار وحدت — گزیں گلدستۂ باغ سیادت

خیال از جلوۂ رو روح در بر — دہن از نام او بسر بنیہ کوثر

سر و سر حلقۂ اصحاب حال است — جنید وقت شبلی و زمان است

کمان خود گرش حلاج دادہ — بود بر دست و بہ زورش کبادہ

کرم گرو روش کرد ہدی داشت — جبیں چو ماہ نو بالیدنی داشت

دفا جسم بعہدش دل گرو شد — حیا بستم نگاہش رو بردشد

بیا بگذار بیش شاہ ما دست — کہ از بوئے کباب دلِ شوی مست

اولاد

آپ کے تین فرزند تھے۔ اول سید فیض اللہ نوری دوم سید ضیاء اللہ لاولد فوت۔ سوم سید بشیر محمد رحمہم اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

خلفاء آپ کے مریدوں اور خلفاء کا کوئی شمار نہیں، ہزارہا لوگ آپ کے در کشور کشائے فیض سرمد سے فیض سرمدی حاصل کر کے ملک ولائیت کے سکہ زن ہوئے۔ ازاں جملہ مشاہیر یہ تھے،

۳۔ تینوں فرزندان سعادتمند: (۴) سید کرم اللہ (۵) سید محمد سعید۔

۶۔ سید عبدالرسول، یہ تینوں اصحاب آپ کے بھانجے تھے۔ جو کہ معین الدین پور سے سادہ چک میں آ گئے تھے۔

(۷) قاضی القضاۃ مولانا محمد اکرم غنیمت کنجاہی (۸) شیخ فخرالدین المعروف شیخ پکھواز کالیکی (۹) خواجہ محمد یونس از سوہیانوالہ (۱۰) میاں نورالدین کوٹلی باوریاں (۱۱) شیخ وساون (۱۲) شاہ جمال از نواں لوک، (۱۳) شیخ محرم شاہ از چکیانوالہ کالر (۱۴) شیخ ابدال شاہ از چک سادہ (۱۵) شیخ محمد فتح گی۔

وفات آپ کی وفات ۱۰۷۲ ہجری میں ہوئی۔ مزار شریف چک سادہ دربار نوری میں ہے۔

قطعہ تاریخ

ز دنیا رفت چوں صالح محمدؒ	بجنت یافت ازدی فیض ہرکس
بفردوسِ مقدس گشت آباد	رحیل پاک او، متشرع بس

سید عاشق محمد رحمۃ اللہ علیہ

سید عاشق محمد پیشوا	در دو عالم طالباں را مقتدا
چشمۂ فیض کرم عالی جناب	باوفا و باصفا و باتقا۔

آپ حضرت میراں سید عبدالوہاب ثانی کے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ بہت بڑے عالم اور زاہد کامل تھے، اپنے بڑے بھائی سید صالح محمدؒ کے وسیلہ سے جناب نوشہ گنج بخش قادریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے،

Marfat.com

اور کمال صدق و اخلاص سے خدمت گذاری کے حقوق ادا کئے اور خلافت حاصل کی۔ آپ کا مزار موضع بن باجوہ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ آپ کی اولاد بھی وہیں آباد ہے، وفات بارہویں صدی ہجری میں ہوئی۔

سیّد فیض اللہ نوری

بست فیض اللہ نوری سیّد عالی صفات۔ مطلع انوارِ حقی ہم سائی در صالحات
مخزن اسرار ایزد سرور عشاق داں۔ آشنائے بحرِ وحدت ظاہر از دے خالصات

آپ سید صالح محمدؒ گیلانی کے فرزند اکبر، مرید، خلیفہ اور سجادہ نشین تھے، بڑے بزرگ صاحب شریعت، پیر طریقت اور عالم باعمل تھے۔ علوم ظاہر کی تحصیل مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی سے کی حضرت حضرت نوشہ صاحبؒ کے فرزند اصغر حضرت نوشہ صاحبؒ اور سیّد صالح محمدؒ اکٹھے سیالکوٹ گئے تو آپ کو اپنے پاس چارپائی پر بٹھایا۔ جیسا کہ حافظ محمد حیات رقم پرداز ہیں

"میاں محمد ہاشم دریا دل و سیّد فیض اللہ پسر سید محمدؒ صالح آمدند د جائے تنگ بود میاں محمد ہاشم دریا دل را جا نبر دادہ دایشاں استادہ ماندند، حضرت نوشہ گنج بخشؒ نظر مبارک کردہ فرمودند کہ میاں فیض اللہ بیا برابر ما بنشیں ایشاں عرض نمودند کہ یا حضرت مارا چہ مجال است کہ برابر حضرت نشینیم و دیگر آنکہ صاحبزادہ محمد ہاشم و پدر من درشنا و من زیر نشستہ اند حضرت شاہ فرمودند ماترا اینجا نشاندہ ایم ایشاں حکم قبول کردند و برابر حضرت نشستند حضرت شاہ،

از زبان مبارک فرمودند کہ سید فیض اللہ ماترا علم دادہ ایم (ترجمہ)

منقول ہے کہ حضرت نوشہ صاحب و حضرت سید صالح محمدؒ سیالکوٹ میں آپ کو حضرت محمد ہاشم کو ملنے کے لئے جا رہے تھے دریا سے گزر کر رات کو

Marfat.com

کوٹلی کھوکھراں میں رہے ہے، صبح کو ایک لڑکی صحن میں کھیلتی ہوئی آنحضرت کو نظر آئی، شاہد صاحب کو فرمایا کہ میں اس لڑکی کا رشتہ آپ کے لڑکے فیض اللہ کے واسطے طلب کروں۔ اس لڑکی کے بطن سے سات اولیاء اللہ پیدا ہوں گے جناب حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ نے کھوکھروں سے رشتہ طلب کیا، انہوں نے قبول کیا چنانچہ اس لڑکی کی شادی سید فیض اللہ کے ساتھ ہوئی اور اُس کے بطن سے سخی سید عبدالواسع اور ان کے بھائی پیدا ہوئے، جو سب کے سب اولیائے کامل تھے آپ کی وفات گیارہویں صدی میں ہوئی، مزار سادہ چک میں دربار نوریہ میں ہے۔

سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ

سید کملائی عالم حضرت شاہ ظریف - حافظِ علم طریقت پیر درویشاں لطیف
سینہ اش پُر ز عشق حق جل و علا باعث کثرت عبادت شد وجودش بس نحیف

آپ حضرت سید فیض اللہ نوری کے بڑے فرزند ارجمند ہیں، جامع کمالات ظاہری و باطنی و منظہر انوار و برکات تھے، بیعت و خلافت بھی والد ماجد سے تھی۔ آپ نے زمانہ خلافت میں ہزارہا مخلوق نے فیض ابدی حاصل کیا۔

کرامت | بزرگوں سے منقول ہے کہ آپ کے چھوٹے بھائی سخی سید عبدالواسع رحمۃ اللہ ایسے بیمار ہوئے کہ زندگی کی امید نہ رہی، والدہ صاحبہ ان عنقریب المرگ سمجھ کر رونے لگیں۔ آپ نے والدہ ماجدہ کی بیقراری دیکھ کر عرض کیا، مائی صاحبہ! آپ کو عبدالواسع کیساتھ بہت محبت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہاں، آپ چارپائی پر لیٹ گئے، اور کہا کہ لو ان کی بجائے میں قربانی پیش کرتا ہوں چنانچہ سید عبدالواسع تندرست ہو گئے اور سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ کلمہ شریف پڑھکر جاں بحق ہو گئے۔

آپ نے وفات سے کچھ عرصہ پہلے اپنی بیوی صاحبہ کو وصیت کی کہ میرا

53226

Marfat.com

سوگ نہ کرنا۔ میں تمہیں ملتا رہونگا۔ چنانچہ بیوی صاحبہ نے کچھ غم نہ کیا، اور اپنا لباس بھی اچھا ہی رکھا، ایک دن سید محمد ظریف کی والدہ نے کہا، کہ بیٹی لوگ گمان کرتے ہیں، کہ تو نے خاوند کی موت کا کچھ غم نہیں کیا۔ اُس نے کہا میں کیسے غم کروں جبکہ وہ ہر جمعرات کو میرے پاس آتے ہیں، مائی صاحبہ نے فرمایا کہ اب آئیں تو مجھے بھی دکھانا، جب وہ جمعرات کو آئے تو مائی صاحبہ انتظار میں بیٹھی تھیں۔ دوڑ کر بغل میں لینا چاہا۔ آپ اسی وقت غائب ہو گئے

اس کے بعد جمعرات کا آنا بند ہو گیا، البتہ کافی دیر کے بعد جب کبھی آتے تو تمام صحن میں روشنی ہو جاتی، آج تک کئی لوگ ابھی زندہ ہیں، جنہوں نے وہ روشنی دیکھی ہوئی ہے۔

راقم الحروف مؤلف (سید محمد معصوم شاہ) ایک بار چھبیسویں رمضان کو سحری کا کھانا کھا کر مصلّی پر بیٹھا ہوا تھا، کہ اچانک نور کا شعلہ باہر کے دروازہ میں چمکا جو سبز رنگ کا تھا۔ پھر زمین سے کچھ بلند ہوتا ہوا کوٹھڑی میں چلا گیا جہاں آپ سما گئے تھے، طلوع فجر تک وہ نور نظر آتا رہا۔ پھر غائب ہو گیا۔

<u>کرامت</u>، آج تک آپ کی کرامت مشہور ہے، کہ جن لوگوں کو گائے بھینس کی خرید و فروخت میں دقت پیش آرہی ہو یا گائے بھینس خلا بازی سے دودھ دوہنے نہ دیتی ہو تو آپ کی قبر پر کھیر کی نذر مانتے ہیں۔ تو بھینس ضد چھوڑ دیتی ہے تو لوگ آپ کے نام کا ختم دلواتے ہیں آپ کے وصال کی صحیح تاریخ معلوم نہیں، مزار آپ کا ایک سادہ دربار نوری میں ہے۔

سید عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ سادات گیلانیہ میں مشہور زمانہ تھے، اپنے والد صاحب سید فیض اللہ نوری رحمتہ اللہ علیہ سے فیض باطن حاصل کیا، آپ ہر وقت خدا کی یاد میں معروف رہتے تھے، بہت سے لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے، آپ کی وفات ۱۰۲۷ھ

Marfat.com

میں واقع ہوئی مزار سادہ چک دربار نوریہ گیلانیہ میں ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات

چوں پیر ہا بسوئے خلاصی رفت — ملک گفتند آمد با طریقت
چوں وصلش جست نوشاہی بخود گفت — پیر عبدالہادی شہادی شریعت

نیز خاندان نوشاہیہ قادریہ کے شاعر باکمال حضرت نوشاہی صاحب سید عبدالہادیؒ کی تعریف میں ذیل کی رباعی تحریر فرماتے ہیں ؎

پیر عبدالہادی سید کمال — سرور نبلانے دوراں باجمال
مرشدِ مختار اہل ول ولی — گفت نوشاہی ثنائے ذوالجلال

سید عبدالقادر رحمۃ اللہ

پیر عبدالقادر میرِ جہاں — حامیاں را ملتجا و ماوائی خواں
راہنمائی عاشقاں رابے خطر — متقی راہم بگوید راز جاں

سید فیض اللہ نوریؒ کے صاحبزادوں میں سید عبدالقادر زہد و عبادت میں بلند مرتبہ اور ریاضت و مجاہدہ میں بڑے قوی تھے اور اپنے زمانہ کے بزرگوں میں بڑی اونچی شان رکھتے تھے۔ طریقت میں والد ماجدؒ کے ہی مرید سعید تھے۔ آپ کی وفات ۱۱۴۲ ہجری میں ہوئی آپ کا مزار دربار نوری میں ہے۔

سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ بھی سید فیض اللہ نوری کے بیٹے تھے۔ رات دن خدا کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔ ان کا کوئی دم یادِ خدا سے خالی نہ جاتا تھا۔ ہزاروں طالبان حق ان کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے اور فیض ابدی حاصل کیا

Marfat.com

اور مراتبِ علیا کو پہنچے ، آپ کی وفات بارہویں صدی ہجری میں ہوئی ، آپ کا مزار دربار نوری میں ہے ؎

سید احمد ولی خوش فقار ہادی اکمل شریف اصفیا

رحمت حق بر جہاں از ذات پیر ثانی فی اللہ اہل الفت دستگیر

سخی سیّد عبد الواسع رحمۃ اللہ علیہ

پیر عبد الواسع روشن چو ماہ ہست مارا در دو عالم آں پناہ

منبع جود و سخاوت علم و حلم ہست مقبولِ خداوند عالی جاہ

آپ بڑے پرہیزگار متقی و عابد تھے ، دن رات آپ کو سوائے عبادت وریاضت کے کچھ کام نہ تھا ، آپ ابھی بچے ہی تھے ،

کہ آپ کے والد بزرگوار سید فیض اللہ نوری کا انتقال ہو گیا ۔ اس لئے خرقہ خلافت و ارشاد اپنے بڑے بھائی سیّد محمد ظریف صاحب سے حاصل کیا ۔ اور اولیائے کاملین سے ہوئے آپ سادات گیلانیہ چک سادہ لاثانی اور بے نظیر تھے ، آپ جیسا کمال ظاہری و باطنی کسی کو نصیب نہ ہوا آپ قطبِ وقت تھے جب کوئی حاجتمند در دولت پر حاضر ہوتا ، خالی نہ جاتا آپ جو کچھ ارشاد فرماتے فوراً ظہور میں آتا ہے ،

آپ کے ولی اللہ ہونے کی خوش خبری آپ کی پیدائش سے پہلے سید الاقطاب حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے سید صالح محمد کو دی تھی غربا اور مساکین کے لئے آپ کا لنگر عام تھا ،

جس میں ہر روز دس من گندم خرچ ہوتی تھی ، سخی اتنے تھے ۔

تھے کہ ہر روز جو کچھ آتا تھا ۔ راہ خدا میں صرف کر دیتے تھے ، ہر روز طالبان حق دور دراز مقامات سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے ۔ آپ کی وفات ۱۱۶۲ھ ہجری میں ہوئی آپ کا مزار چک سادہ دربار نوری میں ہے

Marfat.com

قطعۂ تاریخ

دریائے کشف وکانِ کرامات ملک جود | کز فیض او گرفتہ جہانِ عدم وجود
با درد وغم چو سالِ وصالش بخواستم | آمد ندا ز غیبم قطب العظیم بود ۱۱۶۲

اور دربار گیلانی سادہ چک شریف حضرت سید واسع کے نام سے مشہور ہے

سید محمدؒ ماہ رحمتہ اللہ علیہ

درجہاں روشن محمد ماہ بود | طالبش سیارگاں گردش نمود
عشق نوشاہی بہ قلبش جلوہ کرد | قدوۂ گیلانیاں اکرم وجود

آپ مخزن برکات، صاحب کرامات سید فیض اللہ نوری کے فرزند، مرید اور خلیفہ تھے دور دراز ممالک میں بھی آپ کے مرید تھے۔

کرامت: بزرگوں سے منقول ہے، کہ آپ شہر قندھار میں اپنے مریدوں کے ہاں گئے، وہیں آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے بھائی سید عبدالواسع نے سُنا تو وہاں گئے تاکہ آپ کی نعش کو واپس لائیں۔ وہاں کے لوگوں نے کہا کہ ہم نعش کو واپس لے جانے نہیں دیں گے۔ کیونکہ آپ سے پہلے جب ہم قبرستان میں مردے دفن کرتے تھے، تو مگر بگڑ (بجّو) نکال کر لے جاتے تھے۔ جب سے حضرت محمد ماہؒ یہاں مدفون ہوئے ہیں، ہم بجّوؤں کی تکلیف سے بچ گئے ہیں، اس پر سید عبدالواسعؒ نے فرمایا کہ ہم ان کی نعش کو یہاں سے دو تین میل دور دفن کرتے ہیں۔ دو ماہ تک دیکھیں گے، اگر اتنے عرصے میں بجّو نہ آئے تو لے جائیں گے، ورنہ یہیں دفن کر دیں گے، چنانچہ بعد ازاں قبرستان میں کبھی بجّو نہ آئے۔ اور آپ کی نعش قندھار سے واپس لاکر نوری دربار میں دفن کی گئی، آپ کی وفات بارہویں صدی ہجری میں ہوئی،

Marfat.com

سیّد علیم اللہ رحمتہ اللہ علیہ

پیر اسعد شاہ علیم اللہ پاک　　طالب آتش از جہنم غیر باک
زاہد و عابد خلیق و باحیا　　بود شیطاں ہر دم از وے خوفناک

سیّد علیم اللہؒ اپنے والد بزرگوار سیّد عبد الواسعؒ کے خلیفہ اعظم اور جانشین تھے علم و عمل اور زہد و عبادت میں لاثانی تھے۔ اپنے والد ماجد کی طرح ان کا لنگر بھی جاری تھا۔ علامہ ہونے کے باوجود آپ کی طبیعت میں حد درجے کی انکساری تھی، جب اپنا نام لکھتے تو بجائے سیّد فقیر علیم اللہ لکھتے، بڑے بڑے علماء فضلاء آپ کے مرید تھے، آپ ان سے مسائل کی کتابیں قلمی لکھواتے تھے، جو اکثر مؤلف کے پاس موجود ہیں جن پر آپ کی مہریں لگی ہوئی ہیں۔ اور یہ الفاظ کندہ ہیں،

(فقیر علیم اللہ بن سیّد عبد الواسع)

آپ حنفی المذہب چار یار کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے، قصیدہ غوثیہ کا اکثر وظیفہ کیا کرتے تھے، آپ سے کئی لوگ مستفید بھی ہوئے، طریقت میں تمام خاندان سادات، سادہ چک کے آپ پیر و مرشد ہیں آپ کے مرید مولوی عبد الرحمٰن پشاوری نے آپ کے لئے بہت سی کتابیں علوم فقہ کی لکھیں جو کہ مؤلف کے پاس موجود ہیں۔

آپ کی وفات ۱۱۹۲ ہجری میں ہوئی۔ آپ کا مزار دربار نوری سادہ چک میں ہے۔

سیّد حاجی شاہ رحمتہ اللہ علیہ

یہ بزرگ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار سیّد علیم اللہ شاہ کے تھے۔ آپ کی تمام عمر یاد الٰہی میں گذری، زہد و تقویٰ میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے،

Marfat.com

بزرگانِ دین کے بڑے معتقد تھے، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے بڑے ہمدرد اور خدمتگذار تھے، دولت مندوں کی مجلس میں بیٹھنا پسند نہیں کرتے تھے۔

ہزاروں طالبان آپ کے ذریعے واصل بحق ہوئے، آپ کی وفات ۱۲۲۵ ہجری میں ہوئی۔ آپ کا مزار نوری دربار سادہ چک میں ہے۔

قطعہ تاریخ

جناب پیر حاجی شاہ سیّد | سوئی جنت فرس چو راند چالاک
فکر کرد جو شاہی چو از سال | بجائش گفت ہاتف بخششِ پاک

سیّد معصوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت معصوم شاہ پیر کبیر | نور زہرا و علی و دستگیر
گشت در آفاق گنجِ معرفت | در طریق سالکاں شد بے نظیر،

یہ بزرگ اپنے وقت میں امام طریقت اور مقتدائے حقیقت تھے مرید اور خلیفہ اپنے والد بزرگوار سیّد علیم اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ زہد و عبادت اور کشف و کرامات میں یکتائے زمانہ تھے، تمام سادات اور مشائخ آپ سے ادب و تعظیم سے پیش آتے تھے، آپ کے اوصاف احاطۂ تحریر سے خارج ہیں، ہزاروں آدمی آپ کی نظرِ عنائیت سے درجہ تکمیل کو پہنچے،

کرامت:۔ موضع بن باجوہ میں ایک شخص رمضان شاہ نام آپ کا مرید تھا۔ آپ اس سے ناراض ہوگئے اور اسے کوڑھ کی بیماری لگ گئی اُس نے گاؤں سے باہر ایک مسجد بنالی، اور اس میں رہنے لگا۔ آپ پھر جب موضع بن باجوہ میں گئے تو وہ نہایت عاجزی سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے راضی ہو کر اس کے بدن پہ ہاتھ پھیرا تو وہ اسی وقت

Marfat.com

تندرست ہو گیا۔ آپ کی وفات ۱۲۳۰ ہجری میں ہوئی۔

قطعہ تاریخ

بزرگ و پیشوا معصوم شاہ پیر | بہ روضات جناں شد نیک و زاہد
بگفتم فخرِ برکات تاریخ | ہمیگو، مظہر اللہ واحد ۱۲۳۰ء

سیّد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

رہنمائے ماست سیّد کرم شاہ | زبدۂ اوتاد مرغوب اللہ
بر گنہگاراں رحیم و مہربان | شاہ شاہاں فقر مرتا من و پناہ

یہ بزرگ سادات عظام و مشائخ کرام سے بڑے پرہیزگار صاحب کمال گزرے ہیں۔ مرید و جانشین اپنے والد بزرگوار سیّد حاجی شاہؒ کے تھے، تمام عمر خدا پرستی ہدایت و ارشاد میں مصروف رہے آپ کی وفات ۱۲۵۲ ہجری میں ہوئی، آپ کا مزار نوری دربار سادہ چک میں ہے۔

قطعہ تاریخ

کرم شاہ سیّد عالی صفات | بجلا بریں رفت با نیک خو
کردم تفکر بہ سالِ وفات | وصالش ولم مختار ہو

سیّد برہان شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سیّد برہان شاہ عالی قدر | نور چشم حیدر دالا ثمر
غنچہ باغ حسن اہل شرف | در زمانہ کانِ نوری و فقیر

آپ فرزند اکبر و جانشین اپنے پدر بزرگوار سید کرم شاہ کے تھے خرقہ خلافت بھی انہیں سے حاصل کیا۔ آپ بڑے صاحب متقی رحمدل اور

Marfat.com

اور قبیلہ پرور تھے، آپ کو دنیاوی باتوں سے کمال نفرت تھی۔ جس مجلس میں گلہ غیبت یا دنیاوی باتوں کا شغل ہوتا آپ وہاں سے اُٹھ کر چلے جاتے یتیموں اور مسافروں کے بہت خدمتگزار تھے۔ مسجد نوری سادہ چک شریف کا برآمدہ آپ کی نگرانی میں تعمیر ہوا تھا۔ اس کی عمارت بہت خوشنما ہے، آپ کی وفات ۱۲۶۷ ہجری میں ہوئی، آپ کا مزار دربار نوری سادہ چک میں ہے۔

قطعہ تاریخ

رفت از دنیائے فانی سیّد عالی تبار | باتیقس برہان دیں بود و محب چاریار
دست در دامان احمد داد وقتِ واپسیں | لفظ ہیہات از لب ہر خاص و عام آمد برآر

سیّد جعفر شاہ رحمتہ اللہ علیہ

پیر جعفر شاہ سید راہنما | عاشقاں را ہادی راہ ہدا
منزلِ فقرائی را عالم کمال | عشق حق را یافت موضوع جمال

یہ بزرگ سید کرم شاہ گیلانی کے دوسرے فرزند، مرید اور خلیفہ تھے بڑے نیک خدا پرست اور اللہ اللہ کرنیوالے تھے۔ آپ کی وفات ۱۲۶۲ ہجری میں ہوئی،

قطعہ تاریخ

حضرت جناب جعفر سیّد معظم | در جنت مقدس مسرور گشت اعلیٰ
از دلِ چو سال خوش جستم | دِہ زحمت خدا گوہر روح پیروالا
۱۲۶۲

Marfat.com

سیّد شرف شاہ رحمتہ اللہ علیہ

شرف شاہ سیّد امیر عابداں پاک طینت سرور صاحبدلاں
شائق عرفان نور پنجتن رہبر کامل جمیل مقبلاں

آپ بڑے بزرگ خدا یار عابد زاہد سیّد برہان شاہ گیلانی کے فرزند اکبر اور مرید تھے۔ سخاوت میں شہرۂ آفاقی مسافروں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اگر گھر میں روٹیاں نہ ہوتیں تو تنور پر جاکر جتنی روٹیوں کی ضرورت ہوتی لے آتے، سیف زبان تھے۔ جو کچھ منہ سے فرماتے وہی کچھ ہو جاتا۔ روزانہ بلا ناغہ پچھلی رات کو اٹھ کر غسل کرکے سورۂ مزمل باآواز بلند تلاوت کیا کرتے تھے

کرامت: ایک دن چند مسافر مسجد میں آگئے تو آپ ان کے لئے مہراں ماچھن کے تنور پر روٹیاں لینے گئے، دیکھا کہ وہ رو رہی تھی، اس نے عرض کیا شاہ صاحب میرا ایک ہی لڑکا تھا، وہی آج فوت ہوگیا ہے۔ میں نے آج تنور گرم نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا جتنے جوڑے روٹیاں لے آ، اتنے جنڈے پتّر لے جا، وہ تین جوڑے روٹیاں لے آئی۔ کہتے ہیں اس کے ہاں چھ لڑکے پیدا ہوئے، اور سب جوڑا جوڑا۔ ان میں سے دو بیٹے تاحال زندہ ہیں،

کرامت: ایک بار آپ گھوڑی پر سوار تھے، اور دریا سے گذرنا تھا۔ جب پتن پر گئے تو ملاح کشتی پار لے جا رہے تھے، آپ نے ہرچند ان کو بلایا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ اب شام کا وقت ہم کشتی واپس نہیں لا سکتے کہ آپ نے گھوڑی دریا میں ڈالدی اور پانی پر سے اس طرح ہوئے گزر گئے جس طرح خشکی پر چلتے / یہ کرامت دیکھ کر سب ملاح قدمبوس ہوئے۔

آپ کے دو بیٹے فتح شاہ و امام شاہ تھے۔ اور کالو گوجر آپ کا مرید تھا، اس کی اولاد اب تک ان کا عرس کرتی ہے۔ آپ کی وفات ۱۲۹۸ ہجری

Marfat.com

میں ہوئی مزار نوری دربار سادہ چک میں ہے ہے

شاہِ سیّد بزرگ خصال۔ رفت سوئے جناب امام زماں

چیست سال امام مشتاقاں زبدۃ العاشقیں پاکش خواں
۱۲۹۸

سیّد شاہ جلال گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مقتدائے ماجناب شاہ جلال بانواؤ با صفا با کمال

قاریٔ قرآن و شب بیدا نیک در شریعت بود پیر با جمال

آپ چراغ خاندان سیادت اور مظہر انوار شریعت و طریقت تھے۔ آپ نے پہلے تو اپنے والد بزرگوار حضرت سیّد برہاں شاہ گیلانی کی بیعت ہو کر فرقۂ خلافت حاصل کیا پھر حضرت شیخ محمد بخش معمار گجراتی کی خدمت میں حاضر ہو کر تربیت حاصل کی، شیخ محمد بخش صاحب خوارق و کرامات تھے، اور اس زمانے میں شہرۂ آفاق تھے۔ پھر بارہ سال تک قطب الاقطاب مخدوم سیّد علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری کے دربار عالی پہ نوکری دی، اور کسی شخص کو نہ بتایا کہ میں سیّد ہوں،

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے آپ کو خاص نسبت تھی، صدہا مرتبہ خواب اور بیداری میں شرف زیارت سے مشرف ہوئے تھے، جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو روضۂ اطہر داتا صاحب کے حضور میں عرض کرتے تو فوراً منظور ہو جاتی، دربار شریف کے سامنے جو ڈیوڑھی ہُوا کرتی تھی وہ آپ نے ہی بمعیّت فقیر شیخ محمد بخش صاحب تیار کی تھی، جو کہ بہت اعلیٰ قابل دید عمارت تھی، جب حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ تعمیر ہوا تو آپ خادموں کی طرح کام کرتے رہے، آپ نے فقیر صاحب کی ہمراہی

Marfat.com

میں متعدد بزرگوں کے مزارات تعمیر کئے، حضرت زبدۃ الاقطاب نوشہ گنج بخش کا موجودہ روضۂ شریف آپ کے ہاتھ کا بنا ہوا ہے،
آپ فرماتے تھے کہ ہم جس دن آنحضرت قدس سرہٗ کے روضہ اطہر کی ڈاٹ بنا رہے تھے، تو ایک مجذوبانہ اطوار، بارعب اندر داخل ہوا، تو روضہ مبارک کانپنے لگا، ہم کام چھوڑ کر گوڑ سے نیچے اتر آئے جب وہ فقیر روضہ سے باہر نکلا تو میں اس کے پیچھے روانہ ہوا۔ وہ کہنے لگا۔ جاؤ کام کرو مجھ سے کیا لیتے ہو، یہ کہہ کر وہ غائب ہو گیا، غالباً وہ آنحضرت نوشہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ خود ہی ہوں گے،

سچیار صاحب سے فیض ملنا آپ فرماتے تھے کہ جب نوشہرہ شریف کو دریا نے گرایا تو ہم سچیار صاحب کی زیارت کے لئے گئے جب اس مکان کے باہر دروازے پر پہنچے جہاں صندوق رکھے تھے تو دل میں خیال آیا کہ فقیر کی ہڈیوں کا کیا دیکھنا ہے، یہ خیال کرتے ہی واپس چلے آئے، رات کو سچیار صاحب رحؒ کی زیارت ہوئی تو آپ نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور میرے دل پر پھونک مار کر فرمایا کہ میاں فقیر کی ہڈیوں کا کیا دیکھنا ہوتا ہے، حقیقت میں فقیر کی یہی زیارت ہوتی ہے اسی وقت ہمارا قلب جاری ہو گیا۔

مولوی غلام رسول صاحب سے ملاقات، آپ ایک بار مولوی غلام رسول صاحب سکنہ قلعہ جہاں سنگھ کے پاس گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے تو جمعہ کے دن آنا تھا، حضرت شاہ جلال گیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں جمعہ کو کہاں کہاں لئے پھرتا، مولوی صاحب نے آنے کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ مجھے نماز ادا کرنا سکھا دیجئے،
انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھنا تو ابھی تک مجھے بھی نہیں آتا۔ —

Marfat.com

حضرت شاہ جلال رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ اس کے بعد نماز میں بہت لذت آتی رہی۔

مولوی غلام قادر بھیروی سے گفتگو

حضرت داتا صاحبؒ کے روضۂ پُرنور کے پاس سنگ مرمر کا چشمہ بنا ہوا ہے، ایک دن آپ اس چشمہ سے پانی پی رہے تھے۔ اور پانی کو آنکھوں پر بھی لگا رہے تھے، مولوی غلام قادر صاحب بھیروی خطیب مسجد بیگم شاہی لاہور پاس کھڑے تھے، انہوں نے کہا، شاہ صاحب کیا کر رہے ہو، مولوی صاحب خاموش ہو گئے، آپنے فرمایا اس پانی سے دل اور آنکھیں روشن کر رہا ہوں۔

ایک وہابی سے مکالمہ

ایک بار آپ نے دربار کی طرف سے ملا ہوا سبز رنگ کا خلعت سر پہ باندھا ہوا تھا، ایک وہابی دیکھ کر کہنے لگا، کہ مردوں کو رنگ دار کپڑا پہننا جائز نہیں
آپ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ طالب الدنیا مؤنثٌ وطالب العقبیٰ امخنثٌ وطالب المولیٰ مذکرٌ ترجمہ:۔ دنیا کے طالب عورتیں ہیں۔ اور عقبےٰ کے طالب مخنث اور اللہ کے طالب مرد ہیں، تو پھر خیال کیجئے کہ آپ میں اور مجھ میں مردوں والی بات کونسی ہے، تو جب ہم عورتیں ہی ہیں، تو رنگ دار کپڑے پہننے میں کیا قباحت ہے۔ یہ سنکر وہ لاجواب ہو گئے۔

نمازِ جمعہ کے متعلق نکتہ

ایک مرتبہ آپ ریل گاڑی میں سفر کر رہے تھے، ایک مولوی صاحب بھی گاڑی میں سوار تھے، آپ نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں، مولوی صاحب نے جواب دیا کہ دیہات میں جمعہ ادا کرنے کی ممانعت کے متعلق اشتہار چھپوانے جا رہا ہوں۔ مولوی صاحب نے آپ سے پوچھ لیا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں، تو آپ نے کہا کہ میں بھی اشتہار

Marfat.com

تائب ہوا اور منت سماجت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا میاں! آنکھیں فساد کرتی ہیں تو اندھا ہی اچھا ہے، ہاں البتہ تیری دُعا سے لوگوں کو اولاد بہت ہوا کرے گی،

کرامت۔ کرم بخش کہتا تھا، مجھ پر قتل کا مقدمہ بن گیا۔ میں نے آپ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا۔ آپ سحری کے وقت مجھے دربار حضرت داتا گنج بخش میں لے گئے۔ روضہ کے دروازہ پر دائیں طرف آپ کھڑے ہوئے اور بائیں طرف مجھے کھڑا کیا۔ مجھے اونگھ آگئی کیا دیکھتا ہوں کہ کچہری لگی ہوئی ہے، میرا مقدمہ پیش ہے اور مجھے باعزت بری کرنے کا حکم ہو گیا ہے شاہ صاحب نے مجھے جگایا تو صبح کا وقت تھا۔ آٹھ دن کے بعد تاریخ پر حاضر ہوا تو صاف بری ہو گیا۔ اس کے بعد میں حضور کا مرید ہو گیا۔

کرم بخش نے حضور کی جناب میں ایک مناجات لکھی ہے جس کا ایک بند تبرکاً مندرجہ ذیل ہے۔ ساری مناجات کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں

مناجات

اے ہمارے پیشوا و رہنما و مقتدا
مخزنِ علم لدنی مہبطِ نورِ خدا

شب چراغ بحرِ عرفاں فخرِ آلِ مصطفیٰ
واقفِ سِرِّ الٰہی راہبر راہ ہدا

لعل ہو خیر النسا کے گل زباغِ مرتضیٰ
سیّد عالی نسب ہو برگزیدہ اولیاء

آپ کے در پر ہیں سائل سب امیر و ہم گدا
میں بھی اک دریوزہ گر ہوں سنیئے میری التجا

وہ مجھے دیدار اپنا بحر پاکے واسطے
تو بخیر سیّد جلال الدین خدا کے واسطے

آپ فرمایا کرتے تھے، کہ زندگی میں اولیاء اللہ کی تلوار میان میں ہوتی ہے اور مرنے کے بعد برہنہ، نیز وہ فرمایا کرتے تھے کہ مرنے کے بعد اولیاء اللہ کی قبریں زندہ ہوتی ہیں، چک سادہ میں آپ کا ایک مرید تھا۔ اس نے کہا یا حضرت قرض بہت ہو گیا ہے۔ فرمایا تو خدا کا قرض ادا کر خدا تیرا قرض ادا کرے گا۔

Marfat.com

چھپوانے ہی جا رہا ہوں کہ اس ملک میں کافر حکومت کی وجہ سے نماز پڑھنا جائز نہیں، اس طرز کے جواب سے وہ مولوی صاحب بہت شرمسار ہوا، پھر آپ نے فرمایا کہ میاں لوگوں کے جمعہ پڑھنے سے تیرا کیا نقصان ہے۔

ایک ملحد کو مسکت جواب دینا ایک بار آپ کسی گاؤں کے پاس سے گزرے، کیا دیکھتے ہیں کہ کئی دیہات باوجود رمضان شریف عین دن کے وقت اعلانیہ حقہ نوشی کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کو حقہ نوشی سے منع فرمایا اور کہا کہ تم اس طرح سب کے سامنے یہ حرکت کیوں کر رہے ہو، ان کے سامنے یہ حرکت کیوں کر رہے ہو، ان کے امام مسجد نے برجستہ یہ مصرع پڑھا ؎

خدا سے اگر نہیں چوری تو پھر بندے سے کیا چوری،

آپ نے فرمایا خدا کے بندے تم تو ان کے پیش امام ہو، دیکھو آپ کی بیوی آپ پر حلال بھی ہے، بھلا یہاں لا کر اس سے صحبت کرو، وہ لاجواب ہو گیا۔

مقام عبرت ایک دن آپ ایک گاؤں کے قریب سے گذرے وہاں ایک جعلی سید جو کہ پیر بنا ہوا تھا، لوگ اُسے بری طرح پیٹ رہے تھے، اُس کی پٹائی دیکھ کر آپ توبہ توبہ کرنے لگے لوگوں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شخص ایک گھڑی بھر کے لئے سید بنا تو اس کا یہ حال ہوا۔ ہم لوگ جو جدی پُشتی سید ہیں خبر نہیں ہمارا کیا حال ہو گا۔

کرامت آپ کا ایک مرید میاں عالم ایک عورت کے حُسن پر فریفتہ ہو گیا۔ آپ نے اسے منع فرمایا کہ میاں یہ فقیروں کے کام نہیں جو تم کر رہے ہو، وہ باز نہ آیا، رات کو سویا تو بینا تھا، اٹھا تو اندھا ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دے دیا۔ آپ کے حضور میں حاضر ہو کر

Marfat.com

موضع بھالو وال میں وہابی فرقے کی تعداد بہت ہوگئی، لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت کوئی حنفی عالم منگواکر وہابیوں سے مناظرہ کروائیں، آپ نے بجائے مناظرہ کے مسجد میں یہ شعر لکھوادیا۔

عرفی تو میندیش ز غوغائے رقیباں
آواز سگاں کم نکند رزق گدا را

آپ کے خادم کے ہاں جب کوئی لڑکا تولد ہوتا تو آپ اُس کا نام بزرگوں کی غلامی سے منسوب کر دیتے۔ مثلاً غلام نبی، غلام حسن، غلام حسین غلام حیدر، غلام صمدانی وغیرہ چنانچہ آپ نے اپنے صاحبزادہ کا نام غلام محی الدین رکھا۔ آپ کی وفات بروز اتوار ۱۳ ذیقعد ۱۳۱۳ ہجری کو ہوئی، مزار ساوہ چک دربار نوری میں ہے،

قطعہ تاریخ از حضرت
نوشاہی مدظلہ العالی

حبذا حضرت جناب شاہ جلال	در جہاں با رعب و عزت داخل است
آلِ پاک غوثِ اعظم پاک رو و پاک خو	قدوۃ الفقراء منیر کامل است

۱۳۱۳

سید فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ

پیر پیراں بود سید فضل شاہ،	حامیٔ دین متین و قبلہ گاہ
بیش پیر تاثیر بود آں مرد پاک	فیض او ظاہر بعالم شد لقاہ

آپ سادات کرام گیلانیہ میں بڑے فیض رساں راست گو نفع الناس ہوئے ہیں۔ آپ کی عادت مبارک سی کہ حاجتمندوں کو تکلیف کے وقت قرض دیدیتے، نیز ماہ ہاڑ میں غلہ خرید لیتے۔ اور موسم سرما میں غرباء کو تنگی کے وقت ادھار گندم دے دیتے، اکثر لوگ بیاہ شادی کے موقعہ پر امداد حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے تو آپ ان کو ضرور قرض دیدیتے

Marfat.com

تھے اور سنگدل امیر لوگوں کی طرح مقروض کو تنگ نہیں کرتے تھے اور بعض غرباء کو تو معاف بھی کر دیتے تھے، ہر کسی کو سچ سُنا دیتے تھے، بڑے خُدا سے ڈرنے والے مسافروں کے خدمتگذار اور صاحب درد تھے مؤلف رسالہ ہذا فقیر محمد معصوم عفی عنہ کے والدِ بزرگوار تھے آپ کی ذات ستودہ صفات پہ خاندان گیلانیہ کو بجا طور پہ فخر تھا،

آپ کی وفات ۱۳۲۴ ہجری میں ہوئی، مزار گوہر بار دربار نوری سادہ چک میں ہے،

قطعہ تاریخ وصال

بہر وصال ربِ ذوا لجلال	رونق افزو دور بہشت کمال
از وفات امیر اشرافاں	صاحب بجتیا گفتم سال

سیّد غلام محیّ الدین رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ، فرزند دلبند سیّد شاہ جلال گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے مرید اور خلیفہ بھی انہی کے تھے، بہت خوش خلق اور محبّ الفقراء تھے، بے انتہا مؤدب تھے، اپنے والد بزرگوار کے برابر کبھی نہیں بیٹھے تھے کسی امر میں ان کی نافرمانی نہیں کرتے تھے، اور رزق حلال حاصل کرنے کے لئے خود کاشتکاری کرتے تھے.

آپ کی وفات ۱۳۲۱ ہجری میں ہوئی۔ آپ کا مزار بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ میں ہے. ان کی مدح میں نوشاہی صاحب نے یہ قطعہ تحریر فرمایا ہے.

پیشوائے ما سیّد غلام محی الدین	سیّد مشتاق پیر کاملین
عاشق رشید ائے دین جد پاک	معدن فیض و مُیَن صدیق دین

Marfat.com

عرس مبارک آپ کا ہر سال ماہ چیت کی ۹ تاریخ کو بمبانوالہ میں منعقد ہوتا ہے،

قطعہ تاریخ وصال

سیّد گیلانیاں شاہ محی دین، رفت بہ فردوس بصد آب وتاب
دل چو برانگیخت زدنیائے دوں گشت سنش ۔ بخت مبارک جناب

نوٹ: حضرت سیّد صالح محمد گیلانی کی اولاد وامجاد کا ذکر خیر ختم ہوا

باب دوم ۲

دوسرے باب میں حضرت سیّد صالح محمد گیلانی کے فقراء اور مریدین کے حالات درج ہیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے ہیں۔

مولٰنا فخر الدین المعروف شیخ پکھوؒ

شیخ فخر الدین فخر معرفت درویش عرفان واعلیٰ مرتبت
مردماں عہد ازوے فیض جو رحمت حق باد بر عالی صفت

آپ سلسلہ قادریہ نوریہ میں حضرت سید صالح محمدؒ گیلانی نوری کے مرید اور خلیفہ تھے کوٹلی باوریاں ضلع سیالکوٹ میں تولد ہوئے قصبہ سوہدرہ میں علم حاصل کیا۔ ظاہر و باطنی علوم میں دسترس کامل تھی، پیر روشنضمیر کے بڑے خدمتگار اور جان نثار تھے، موضع کائیکی میں بر کنارِ دریائے چناب سکونت اختیار کی۔

کرامت منقول ہے کہ آپ روزانہ دریا سے پایاب گذر جاتے، ایک دن ایک شخص ہمراہ روانہ ہوا۔ آپ نے فرمایا ہمارے

Marfat.com

پیچھے رشیخ پکھو اللہ رکھو کہتا چلا آ۔ وہ شخص جب دریا میں درمیان پہنچ گیا تو اس کو خیال آیا کہ پہلے اللہ کا نام لینا چاہیئے،

تو اس نے پہلے اللہ رکھو کہا، اُسی وقت غوطے کھانے لگا، آپ نے دیکھ کر فرمایا تو پہلے شیخ پکھو تک تو پہنچ پھر اللہ رکھو کہنا۔

چنانچہ پھر وہ اُسی طرح کہتا ہوا یہ سلامت پار جا لگا، زمانہ حال میں بھی کئی لوگ آپ کا نام لے کر تیرتے ہوئے دریا میں سے گذر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو غرق ہونے سے محفوظ رکھتا ہے،

کرامت موضع کالیکی کو دو دفعہ دریا غرق کر چکا ہے، شیخ پکھوؒ کو بھی تیری جگہ دفن کیا گیا ہے، مؤلف کتاب ہذا سے ایک آدمی نے بیان کیا۔ کہ جب ہم نے آپ کی قبر کو پاؤں کی طرف سے کھولا تو عطر سے بھی بڑھ کر خوشبو آئی، آپ کی وفات گیارہویں صدی ہجری میں ہوئی، آپ کا مزار موضع کالیکی میں ہے،

قطعہ تاریخ

جناب شیخ فخر الدین زاہد — بدنیا و دین عزت یافت اعلیٰ

ز رضواں چوں وے رسیدم ز حالش — بجنت گفت فخر الدین حق

۱۰۲۴ھ

قاضی القضاۃ مولنا مولوی محمد اکرم غنیمت کنجاہیؒ

شیخ مولنا غنیمت قادری — یافت از نوشہ مراتب نوشہی

در زمان خویش شاعر بے نظیر — عاشق شاہ غوث اعظم در خفی

آپ سید السادات جامع البرکات حضرت سید صالح محمدؒ گیلانی کے اعاظم مریدان و خلفاء سے تھے، آپ علم و فضل اور زہد و تقوای میں شان عظیم رکھتے تھے، شاعر ایسے تھے کہ آج تک خطۂ پنجاب میں آپ جیسا بلند پایہ

Marfat.com

کوئی شاعر نہیں گذرا۔ بزرگانِ دین کے معتقد اور پیر کے بدرجہ کمال عاشق تھے، آپ کے مرید ہونے کا ذکر اس طرح منقول ہے کہ آپ پر افلاس کا دور دورہ تھا، حضرت سیّد صالح محمدؒ کا شہرہ سنکر دعائے خیر کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے مجلس میں شاہ صاحب اُس وقت ایک جگہ کے تربوزوں کا ذکر کر رہے تھے، کہ فلاں جگہ کے تربوز بہت ہی میٹھے ہوتے ہیں غنیمت کنجاہی الٹے پاؤں اسی گاؤں سے تربوز خرید لائے اور حضور میں نذر کئے، بیعت ہوئے اور اپنی غریبی کا بھی اظہار کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے خوش ہو کر پانچ کوڑیاں آپ کو عنایت کیں،

آپ لیکر واپس ہوئے، تو دروازے میں ایک فقیر بیٹھا تھا، اس نے پوچھا شاہ صاحب نے تجھے کیا دیا ہے، آپ نے وہ پانچ کوڑیاں دکھائیں فقیر نے چار کوڑیاں لے کر کوئیں میں پھینک دیں اور فرمایا کہ شاہ صاحب نے تجھے پانچ ممالک کا قاضی بنا دیا ہے، تجھے ایک ہی ملک کافی ہے

چنانچہ انہیں ایام میں شہنشاہ غازی اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مسئلہ درپیش ہوا جس کے جواب سے تمام علمائے ہندوستان عاجز آ گئے آخر بادشاہ نے مولنا غنیمت کا شہرہ سنکر وہ مسئلہ آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فی الفور حل کر دیا۔ اُسی دن سے بادشاہ نے آپ کو منصب قاضی القضاۃ پر مشرف فرمایا، اور لکھدیا کہ مولانا غنیمت کا فتویٰ میرے تمام ملک میں مقبول ہے،

آپ کا کوئی لڑکا نہیں تھا، مگر آپ کی یادگار مثنوی نیرنگ عشق بہت ہی مقبول ہے اور دیوان غنیمت وخطبات غنیمت بھی زمانہ حاضرہ میں موجود ہیں اور پسند کئے جاتے ہیں۔

آپ کے بھائی کا ایک لڑکا محمد ماہ صداقت فاضل متبحر تھا، وہ آپ ہی کا شاگرد تھا، اس کی تصنیف کردہ ایک کتاب ثواقب المناقب فارسی

Marfat.com

زبان بے بدل ہے۔

مؤلف رسالہ ہذا فقیر محمد معصوم عفی عنہ نے صاحبزادہ شریف احمد خلف الرشید مولانا شاہ غلام مصطفیٰ صاحب۔ مدظلہ، سجادہ نشین درگاہ زبدۃ العارفین حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہ کے پاس دیکھی ہے جو فصاحت و بلاغت میں لاثانی ہے۔ ثواقب المناقب میں مولانا غنیمت کا سال وفات بھی نہایت عمدہ طور پر درج کیا ہے،

آپ کے مزار پر بیری کا ایک درخت ہے کند فہم لوگ اس بیری کے پتے کھا کر تیز فہم ہو جاتے ہیں۔

قطعہ تاریخ وصالؒ

غنیمت شاعر کامل بہشتی | حیا و خلم و ری رالیس رفیق است
بگفتا خوف نوشاہی وصالش | محمد اکرم زاہد خلیفے است

خواجہ محمد یونس رحمتہ اللہ علیہ

محمد یونس اہل کرامات | امیر مخلصان اعلیٰ بدرجات
عزیز عارفاں اندر زمانہ | محب عارفاں ارفع مقاماتی

آپ حضرت سید صالح محمد گیلانی کے ارجمند خلفاء سے تھے، قوم لوہار صاحب زہد و ریاضت خوارق و کرامات تھے آپ نے ایک بار اپنی مسواک زمین میں گاڑ دی تو وہ اسی وقت سر سبز ہو گئی۔ اور جنڈ کا درخت نمودار ہو گا آپ کی اولاد میں سے میاں محمد الدین نے گلزار محمد یونس نام ایک رسالہ تالیف کر کے چھپوایا۔ آپ کا مزار موضع سوہیانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے

حضرت بابا گلو شاہ رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

یہ بزرگ اپنے زمانہ میں بڑے کامل درویش ہوئے ہیں، آپ حضرت سید معصوم شاہ بن سید علیم اللہ شاہ کے مرید اور خلیفہ تھے، ساری عمر مرشد کی خدمت میں گذار دی، مؤدب اتنے تھے کہ سادہ چک کی زمین پہ بول و براز نہیں کرتے تھے،

واقعہ بیعت

ایک بار حضرت سید معصوم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مریدوں کے گھروں میں تشریف لے جانے کے لئے گھوڑی پر سوار جا رہے تھے، کہ موضع رچھاڑہ کے قریب بارش نے آلیا۔ آپ گھوڑی سمیت ایک مکان میں جا داخل ہوئے وہاں گلو نام ایک جولاہا اپنی کھڈی پر کپڑا بن رہا تھا۔ اس نے شاہ صاحب کو وہاں سے نکال دیا آپ نے فرمایا کہ میں موضع بن باجوہ میں جا رہا ہوں اگر تمہیں ملنے کی ضرورت پڑ جائے تو وہاں آجانا، میں سید معصوم شاہ ہوں، آپ نے جاتی دفعہ کچھ ایسی نظر کی کہ گلو کی حالت دگرگوں ہو گئی۔ تمام کاروبار چھوڑ کر بن باجوہ گیا اور معافی طلب کی۔ اور مرید ہو گیا۔

شاہ صاحب نے اپنی ایک ہی نگاہ سے مقصد پورا کر دیا۔ اور اُسے گلو جُلاہا سے گلو شاہ بنا دیا۔ اور وہ تمام عمر خدمت میں رہا۔

بابا گلو شاہ کا کوہستان نمک جانا

ایک دن حضرت سید معصوم شاہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے گلو شاہ صاحب کو دو پیسے دیئے اور کہا، "گلو شاہ جا نمک لا مگر سستا لانا" آپ دکانداروں سے پوچھتے پوچھتے کون میانی المعروف کوہستان کھیوڑے جا پہنچے وہاں کارندوں سے دو پیسے کا نمک طلب کیا۔ اور کہا ذرا سستا دینا۔ انہوں نے پوچھا کہ تم آئے کہاں سے ہو گلو شاہ نے کہا کہ میں موضع چک سادہ متصل گجرات شہر سے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا بابا تم جتنا بھی اٹھا سکتے ہو لے جاؤ۔ اور پیسے بھی اپنے پاس ہی رکھو۔ آپ نے نمک کا ایک

Marfat.com

بڑا سانمک کا گھڑ یعنی ڈھیلا اٹھالیا اور کئی ماہ بعد سادہ چک پہنچ گئے۔ حضرت معصوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا گلو! تو کہاں چلاگیا تھا۔ بابا گلو شاہ نے لون ریانی جانیکا ماجرا بیان کیا۔ تو حضرت شاہ صاحب بہت ہی خوش ہوئے۔ اور اُسے فیض سے مالامال کردیا، اب وہ گلو جلاہ سے گلو شاہ بن چکا تھا۔

کراچی جانا، ایک بار آپ حضرت معصوم شاہ صاحب کے ساتھ سفر کر رہے تھے، موضع کوریکی میں رات آگئی اس گاؤں کے لوگوں نے خدمت مسافرین کا کوئی حق ادا نہ کیا، فجر کے وقت جب آپ معہ گلو شاہ پھر سفر پر جانے لگے تو دیکھا کہ ایک گلی میں کچھ ہیجڑے کسی کے گھر کے سامنے ناچ رہے تھے، اور کہہ رہے کہ جینا چھڑ رہے ہیں، گلو شاہ بھی شاہ صاحب سے اجازت لیکر جینا چھڑنے لگے اور ہیجڑوں کے ساتھ زمین پر پاؤں مارتے جاتے تھے، اور کہتے جاتے تھے۔ کہ جینا اینج چھڑیدا، یعنی جینا اس طرح چھڑا جاتا ہے۔ اس پر سارے گاؤں کے مکانات تہ وبالا ہونے لگے، دیواریں ایسے کانپنے لگیں جیسے زلزلہ آرہا ہو، وہاں کے سب لوگ گھبرا کر حضرت شاہ صاحب کے قدموں میں آگرے۔ اور معافی طلب کی۔ گلو شاہ کہنے لگے کہ ابھی کوئی ونڈ باقی ہے شاہ صاحب نے فرمایا کہ اب سب چاول صاف ہو گئے ہیں، بس کرو،

تبرک حاصل کرنا ایک بار گرمی کے موسم میں بابا گلو شاہ حضرت شاہ صاحب کے ہمراہ جارہے تھے آپ نے اپنا جوتوں کا جوڑا اسے دے دیا، کہ تم ننگے پاؤں ہو اسے پہن لو، بابا بابا گلو شاہ نے اپنے پیر کا جوڑا اپنے سر پر رکھ لیا۔ اور ساری عمر اس جوڑے کی تعظیم کرتے رہے، وفات کے وقت وصیت کی کہ میرے

Marfat.com

پیر کے جوڑے کو میرے سینہ پر رکھ دینا۔ لوگوں نے ادب کی وجہ سے سینہ پر تو نہ رکھا البتہ تابوت میں میّت کے پہلو میں رکھ دیا۔ جب رکھ چکے تو ان کا ایک مرید آگیا اس نے زیارت کی خواہش کی جب تابوت کھولا تو جوڑا پاپوش کا بابا گلو شاہ کے سینے پر تھا،

بزرگوں سے منقول ہے کہ جب سید معصوم شاہ کا وصال ہوا تو ان کے بعد ان کے دو بھتیجے بوٹے شاہ جائیداد کے وارث بنے۔ کیونکہ شاہ صاحب کی کوئی نرینہ اولاد بوقت وفات نہ تھی،

مائی صاحبہ نے گلو شاہ کو کہا کہ بوٹے شاہ کو اپنا مرید بنالو۔ آپ نے انکار کیا۔ اس پر مائی صاحبہ نے بابا گلو شاہ کو ایک کمرے میں بند کر دیا۔ اور کہا کہ جب تک بوٹے شاہ کو مرید نہیں بناؤ گے۔ اسی کمرے میں بند رہو گے آخر مجبور ہو کر آپ نے بوٹے شاہ ولد سیّد کرم شاہ کو اپنا مرید بنالیا، بیعت لے لی، تب جا کر مائی صاحبہ نے بابا گلو شاہ کو کمرے سے باہر نکلنے کی اجازت دی،

راقم الحروف کو آپ کے کافی حالات یاد ہیں مگر اس مختصر رسالہ میں ان کے اندراج کی گنجائش نہیں۔ آپ کی وفات ۱۲۳۵ھ میں ہوئی آپ کا مزار موضع گوریکی ضلع سیالکوٹ میں ہے،

ہر سال تبلیغ دیسی مہینہ ساون کی سترہ تاریخ کو بڑا بھاری میلہ درگاہ بابا گلو شاہ میں لگتا ہے، جو دس دن تک رہتا ہے،

قطعہ تاریخ

شیخ گلو شاہ در جنت برفت | مرحبا گفتند غلامانش علی
سال وصل شیخ چوں جستم ز تنگ | گفت ہاتف عمدہ الفقراء رشدی

۱۲۳۵

Marfat.com

حضرت ماہن شاہ صاحبؒ

ماہن شاہ شیخ جہاں ممتاز بود ۔ روز و شب در باد حق اندر سجود
گرد او فقرا چوں سیارگان ۔ ماہتاب در سیارگاں جلوہ نمود

آپ بھی حضرت سید معصوم شاہ گیلانی کے خلفاء میں سے تھے، بڑے عابد اور خدا پرست بزرگ تھے، منقول ہے، کہ وفات کے بارہ سال بعد اپنے کئی مریدوں کو خواب میں اشارہ کیا۔ کہ میری قبر کھولو۔ لیکن ادب کی وجہ سے کوئی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپ کی لڑکی سلطان بی بی نے قبر کو کھود کر دیکھا تو ایک درخت بڑھ کی جڑ صندوق کو پھاڑ کر سینے پر جا پہنچی ہے۔ جسم اطہر ایسے ہی تھا، جیسے ابھی دفن ہوئے ہیں، آپ کو پھر غسل دیا گیا۔ اور دوبارہ جنازہ پڑھایا گیا اور نئے تابوت میں رکھ کر دفن کر دیا گیا آپ کی وفات ۱۲۴۳ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی اولاد سے ہنجارے تر ~~سگے ضلع سیالکوٹ میں~~ ہے، اب تک اسی گاؤں میں رہتے ہیں۔

قطعہ تاریخ

نیک طینت شیخ کامل ماہن شاہ ۔ رفت در باغ عدن عالی ہمم
از وصالش حبت نوشاہی چو سال ۔ شد پریشاں گفت ہاتف یارِ غم
۱۲۴۳

شیخ حاجی شاہ درزی

شیخ حاجی شاہ شریف صادقاں ۔ عاشق رحمان عابد جاوداں
منبع وجد و لقاد تاثیر و شوق ۔ سرور اہل ولایت بیگماں

یہ بزرگ قوم خیاط درزی، سے تھے۔ اور جناب سید معصوم کے خلفاء میں سے صاحب برکت اور مشہور زمانہ تھے،

Marfat.com

آپ کی وفات کے متعلق صحیح تاریخ کہیں سے دستیاب نہیں ہوئی آپ کا مزار موضع شادی متہ ضلع سیالکوٹ میں ہے،

قطعہ تاریخ

شیخ حاجی بزرگ از دنیا | کرد تفریق یافت شوق حق
چوں ز رضواں بخواستم تاریخ | مسکنش گفت باغ عدن حق
۱۲۳۵

شیخ محمد امین و محمد صدیق لاہوری

مذکورہ بالا دونوں بھائی بڑے محب الفقراء اور صادق الیقین تھے جناب سیّد جلال گیلانی کے مرید تھے، حضرت داتا گنج بخش اور اپنے پیران عظام کے عاشق وشیفتہ تھے، دونوں بھائیوں کی قبریں حضرت داتا صاحب کے دربار میں ہیں،

تاریخ وفات

عاشق حق شیخ محمد امین | حلقہ بگوش ہمہ اہل یقین
مرید خاص شہ سید جلال | خادم آں یوسف مصر جمال
سرمہ کن خاک در گنج بخش | بہرہ ور از لعل و زر گنج بخش
بست ازیں منزل دار فنا | ہم ز قضا رفت بدار لبقا
بر در فردوس رقم شد چنیں | اینک رضوان ز محمد امین

قطعہ تاریخ

فروغ آئینۂ دیں محمد صدیق | کہ بود خاک در سید جلال الدین
بسیزدہ چہل و ہفت سن ہجری | رواں شد بہ ربیع اولیں بخلد بریں

Marfat.com

مائی اللہ رکھی لاہوری

یہ بی بی آرائیں قوم سے صاحب کمال تھی، حضرت سید جلال گیلانی کی مریدنی تھی، ایکبار شاہ صاحب کی خدمت میں ایک قاعدہ پڑھنے کے لئے لے کر آئی اور عرض کیا کہ مجھے سبق پڑھا دیجئے،

آپ نے فرمایا پڑھ الف، جب الف پڑھا تو حالت دگرگوں ہو گئی مجذوبانہ حالت میں بازاروں میں گشت کرتی رہتی تھی،

جو کچھ زبان سے فرماتی تھی وہی ہو جاتا تھا،

حضرت شیخ فضل نور نوری

مؤذن جامع مسجد دربار داتا گنج بخش رح

یہ بزرگ حضرت سید جلال گیلانی کے خلیفہ اعظم و جانشین تھے، آپ کے والد ماجد کا نام لال بیگ اور والدہ کا نام فاطمہ تھا، ہوتی مردان کے قریب موضع بغداؤ میں تولد ہوئے آپ کے والد صاحب کاشتکاری کرتے تھے، جب آپ جوان ہوئے تو فوج میں بھرتی ہو کر برہما چلے گئے۔ سات سال تک ملازمت کی پھر راہ حق کا شوق ہوا تو نوکری چھوڑ کر بزرگوں کی تلاش میں نکلے پھرتے پھراتے دربار داتا گنج بخش رح قدس سرہٗ میں حاضر ہوئے، حضرت میاں غلام حق صاحب سجادہ نشین۔

داتا صاحب رح کی وساطت سے حضرت سید شاہ جلال گیلانی کی بیعت سے سرفراز ہوئے، پھر بحکم پیر روشنضمیر دربار شریف کی جاروب کشی اور جامع مسجد میں اذان دینے کے لئے مقرر ہوئے۔

کنوئیں سے پانی کھینچ کر نمازیوں کے وضو کرواتے، مجاورین کے صاحبزادوں کی خدمت نہایت اخلاص سے کرتے ہر نماز کے بعد روضہ اقدس

Marfat.com

اور جائے اعتکاف کی زیارت کر کے پھر کوئی دوسرا کام کرتے، خزانہ دربار کے کلید بردار بھی آپ ہی تھے،

غرضیکہ حالت جوانی میں ہی دربار کی خدمت نصیب میں ہو گئی اور پچاس ساٹھ سال تک اس خدمت کو سرانجام دیا،

اس وقت آپ کی عمر تقریباً نوے ۹۰ سال ہے اور اپنے شیخ طریقت حضرت سید شاہ جلال گیلانی کے آستانہ عالیہ مقام چک سادہ میں تشریف رکھتے ہیں، مؤلف رسالہ ہذا کو آپ کی ذات ستودہ صفات سے نسبت ارادت ہے، اس آخری زمانہ میں آپ متقدمین کے اوصاف کا مجسم نمونہ ہیں۔ آپ سارے زمانہ میں آپ جیسا عاشق صادق کامل عارف کامل اللہ تعالیٰ اور رسول کا فرمانبردار کم ملتا ہے۔ تمام عمر عبادت عبادت ریاضت ترک و تجرد میں گذر گئی۔ مجاہدہ تقویٰ اور ورع میں آپ نے کمال حاصل کیا ہے، عاجزی انکساری اور مسکنت آپ پر ختم ہے۔ ترک جاہ اور مرتبہ میں لاثانی ہیں آپ جیسا عابد زاہد متوکل باللہ صاحب اخلاص دیکھا ہی نہیں، ساری زندگی درویشانہ گذاری اور دنیا میں رہنے کے لئے کہیں گھر ہی نہیں بنایا، خلوت نشینی اور تنہائی کو پسند فرماتے تھے۔

مناقب از حاجی احمد بخش لاہوریؒ

آں جناب شیخ فضل النور آں فضل خدا
ہادیٔ راہ ہدای صدر العلیٰ نور الٰہ
آنکہ ہست او خاک بوس آستان گنج بخش
بندہ سید جلال و مدح خوان گنج بخش
عاشق حق حلقہ در گوش غلام گنج بخش

Marfat.com

جانفشان و بیخود و سرمست جام گنج بخشؒ

مرشدِ کامل شہِ اقلیم تسلیم و رضا،

یا الٰہی از طفیلش حاجت من ئی روا

کرامت | غلام جیلانی ولد شیخ محمد صدیق اور غلام صمدانی ولد شیخ محمد امین دو بھائی ہیں۔ جن میں سے غلام صمدانی کثیر الاولاد ہے۔ اور غلام جیلانی کے ہاں لڑکیوں کے علاوہ اولاد نرینہ نہیں تھی۔ اس لیے وہ ہر وقت بے چین رہتے تھے۔ سینکڑوں بزرگوں سے دعائیں کروائیں اور کئی مزاروں پر منتیں مانیں لیکن دلی مراد بر نہ آئی،

آخر کار انہیں میری طرف رجوع کرنے کا خیال آیا۔ تو میں نے انہیں کہا کہ تم حضور پُر نور حضرت باباصاحب سے کیوں عرض نہیں کرتے اس وقت زمانے میں آپ جیسا کوئی درویش عارف باللہ خدا پرست اور عاشقِ رسول نظر نہیں آتا اُس نے عاجزی اور انکساری سے حضرت باباجی کی خدمت میں عرض کی۔ آپ نے دُعائے خیر فرمائی اور چالیس دن کے لیے پانی دم کر کے دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو فرزند عطا فرمایا۔ جس کا نام انہوں نے غلام محی الدین رکھا۔ اور اس کی خوشی میں حضرت باباجی کے حسب الارشاد آپ کے مرشدِ کامل حضرت سیّد شاہ جلال گیلانی قادری نوری اور ان کے آباؤ اجداد حضرت سیّد عبدالوہاب ثانی، حضرت سیّد صالح محمد گیلانی حضرت سید محمد شریف، حضرت سیّد عبدالواسع حضرت سیّد علیم اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزارات پر ایک عالیشان اور خوش نما گنبد بنوا دیا جو آج کل ۱۴۰۱ھ ہجری میں چھ ہزار کی لاگت سے تیار ہوا اور ایک قابلِ دید عمارت ہے۔

حق تعالیٰ حضور پُر نور کی ذاتِ بابرکات مستفیدین کے لیے سلامت رکھے آمین :

Marfat.com

شجرہ شریف خاندان عالیہ قادریہ نوریہ

فضل کر یا رب محمد مصطفیٰ کے واسطے — حضرت شاہ علی المرتضیٰ کے واسطے
حسن بصری شاہ حبیب اور حضرت داؤد طا — خواجہ معروف و سری سقطیا کے واسطے
شاہ جنید و شیخ شبلی بوالفضل بوالفرح پیر — بوالحسن شاہ بوسعید مقتدا کے واسطے
غوث اعظم شاہ جیلاں سید عبدالوہاب — بونصر صوفی احمد راہنما کے واسطے
سید مسعود و ہم سید علی شاہ میر پاک — شاہ شمس الدین اہل اتقا کے واسطے
شاہ محمد غوث ہم شاہ مبارک دستگیر — شیخ معروف سلیمان باصفا کے واسطے
نوشہ، حاجی گنج بخش اور صالح محمد نامور — فیض اللہ نوری شاہ ظریف اہل رضا کے واسطے
مطلع صبح صفا سید جلال الدین شاہ — شیخ فضل النور نوری پارسا کے واسطے
یا الٰہی مشکلیں حل کر سبھی معصوم کی — برکت اسمائے پیران ہدا کے واسطے

رحمت فرما غلامانِ معصوم نوری پر — تمام انبیاءؑ اولیاء و مقتدا کے واسطے

صوفی غلام محمد معصوم نوری

Marfat.com

سید باغ علی شاہ گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ خاندانِ گیلانی قادری سادہ چک شریف کے بڑے مایا ناز مجذاب درویش ہوئے ہیں آپ نے تمام زندگی سیر و سیاحت میں گزاری اپنے وقت کے بزرگ اور اللہ والے تھے، یا ہر کسی کو یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ یہ بزرگ کہاں کے رہنے والے ہیں، بلکہ نام تک نہیں بتایا اتنا ضرور بتاتے کہ ہم سلسلہ نوشاہی کے ہیں،

اور آپ کے والد ماجد سید محمد شاہ گیلانی جن کا مزار شریف پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں ہے۔ آپ کے رہبر و مرشد بھی تھے۔ آپ کے جدامجد سید صالح محمد حضرت نوشہ گنج بخش کے چوتھے خلیفہ تھے آپ موضع بھاکدٹ میں مقیم تھے، کہ آپ کا وصال مبارک ہوا۔ تو لوگوں نے اغل شریف دربار نوشہ صاحب لے گئے۔ اور عرض کی کہ یہ آپ کے خاندان کے بزرگ ہیں، انہوں نے انکار کیا، بلکہ دربار شریف کے پاس دفن کرنے نہ دیا،

جو لائے تھے، انہوں نے پولیس کو اطلاع دی اور پولیس نے لاوارث سمجھ کر دفنا دیا، چند دن کے بعد سادات گیلانی چک سادہ شریف کو پتہ چلا تو انہوں نے بھی پولیس کو اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ ہم اپنا آدمی جو دفنا دیا گیا ہے واپس لے جانا چاہتے ہیں، پولیس نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ پردہ ظاہر نہیں کرنا چاہیئے،

سادات نے کہا کہ اگر ہمارا آدمی ہوا تو صحیح سلامت قبر میں ہوگا، ہمیں اجازت چاہیئے، پولیس نے مجبوراً اجازت دے دی جب قبر شریف کھودی گئی تو قبر میں سے خوشبو کے جھلے آنے لگے۔ اور اس طرح جیسے آج ہی دفنائے گئے ہیں۔

Marfat.com

سادات گیلانی نے آپ کی چارپائی اٹھائی سادہ چک شریف میں لاکر دفنا دیا۔ اس کے بعد ایک عقیتمند مائی نے آپ کا روضہ مبارک بنادیا۔ یہ روضۂ سبز دربار گیلانیاں حضرت سید واسع موسوم کے مشرق جانب سبز گنبد والا خزینۂ رحمت واقع ہے، یہاں پر بھی دنیا بہت فیض حاصل کرتی ہے۔

ان کی شمال جانب حضرت سید بڑھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف جوکہ زیر تعمیر ہے اور ساتھ ہی شمالی طرف سید رسول شاہ جو چچا تھے۔ اور تمام اہل خانہ بچے بیبیاں مدفون ہیں اس دربار شریف کے سجادہ نشین سید عابد علی شاہ ولد سید قیصر شاہ ہیں۔

آپکا وصال مبارک بروز بدھ وار ۹ جنوری ۱۹۳۵ء بمطابق ۲۶ پوہ سمت ۱۹۹۱ کو ہوا۔ اور اسی دن آپکا عرس مبارک سادہ چک شریف سید قیصر شاہ صاحب کے گھر ہوتا ہے، جس میں قرآن خوانی اور نعت خوانی کے ساتھ ساتھ لنگر بھی تقسیم ہوتا ہے۔

سید محمد حسین شاہ صاحب خلف الرشید سید محمد معصوم شاہ رحمۃ اللہ

حضرت سید محمد معصوم شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے، اور ہر وقت دعائیں کرتے رہتے تھے کہ

اولاد میری نوں نیک بنادیں فضلوں یا رب عالی
پڑھ پڑھاون تے عمل کماون درجے پاون عالی

حج کے موقعہ پر بھی گنبد خضریٰ کے سامنے بیٹھ کر بھی بہت دعائیں کیں ان دعاؤں کا اتنا اثر ہوا کہ آپ کے بڑے صاحبزادے جو کہ دنیا دی کاروبار یعنی تجارت کرتے تھے، دین کی طرف مائل ہو گئے صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ صاحب کو دستار ولائیت اور خلافت عطا کی گئی۔

Marfat.com

قبلہ والد ماجد کے نقش قدم پر ایسے فائز ہوئے کہ ہو بہو شاہ صاحب نظر آتے ہیں، آپ کو دیکھ کر قبلہ شاہ صاحب یاد آجاتے ہیں۔ قبلہ سید محمد حسین شاہ صاحب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے ہر کام یعنی معاشرہ میں سُنت کے مطابق چلاتے ہیں، سنت کے خلاف کوئی بھی کام نہیں دیکھنا چاہتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سید جلال گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک ۱۴ جیٹھ کو ایک عورت گھڑولی بنا کر دربار شریف میں لا کر رکھ گئی۔ جب آپ نے دربار شریف میں گھڑولی پڑی دیکھی جلال میں آگئے غصہ سے لال ولال ہو کر فرمایا یہ کون پیر صاحب کا عاشق تھا۔ جو گھڑولی رکھ گیا ہے۔ جب کہ پیر صاحب معصوم شاہ اپنی تمام زندگی میں ان بُری رسموں کے خلاف جہاد کرتے رہے۔ آپ نے گھڑولی اٹھا کر باہر پھینک دی اور فرمایا میرے سامنے آئے اس کو سمجھا دوں کہ آئندہ نسل تک بھی ایسا کام جو سُنت کے خلاف ہو نہ کرنے پائے۔ آپ نے پکار پکار کہا کہ سامنے آئے وہ عورت ڈرتی ڈرتی سامنے آئی اور ہاتھ باندھ کر عرض کی سرکار مجھے معاف کر دو لیکن مجھ سے غلطی ہوگئی آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ اس وقت تمام عقیدت مند جو سینکڑوں کی تعداد میں دربار شریف موجود تھے۔ سب پر لرزا طاری ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، آئندہ کوئی بھی ایسی حرکت نہ کرے ورنہ اس کے بعد عقیدت مندوں کو ایسی نصیحت ہوئی کہ کوئی بھی اور کبھی بھی سنت رسول کے خلاف کوئی بھی کام نہیں کرتا ہوگا۔

آپ کو سید جلال گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک ۱۴ جیٹھ کے موقع پر سرکار عالی وقار نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں دستار ولایت اپنے ہاتھ مبارک سے عطا فرمائی اور بیعت دونوں صاحبزادگان سید محمد حسین گیلانی اور سید محمد مبین گیلانی کی حضرت بابا فضل نور شیخ عامل سے کرادی تھی۔ چھوٹے صاحبزادہ صاحب سید محمد مبین شاہ درگاہ گیلانیاں قادریہ معصومیہ کے سجادہ نشین ہیں

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ رؤف احمد نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ برخوردارؒ کی اولاد میں سے ہیں، آپ محکمہ ریلوے لاہور میں ملازم تھے، ایک دفعہ حضرت داتا صاحب حاضری دیتے ہوئے سرکار سید محمد معصوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ میں آگئے، چند منٹ صحبت کی بہت ہی پُر لطف ہوئے،

آپ پہلے داڑھی منڈاتے تھے، عشق پیدا ہوا اور داڑھی بھی رکھ لی، دوسری اسے بیعت کی التجا کی، آپ نے منظور فرمایا۔ اور اتنے متشرع ہوئے کہ شریعت کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ جدامجد نوشہ گنج بخش کے علم تصوف جو کہ شعروں میں تھا۔ تبلیغ شروع کر دی۔ آپ ایک شعر بیان فرماتے، اور اس کا ترجمہ کر کے ایسا سمجھاتے کہ لوگ سن کر مست ہو جاتے اور جب اپنے آبائی گاؤں رنمل شریف دربار حضرت نوشہ صاحب جاتے ۔ تو اپنوں کو بھی دین کی تبلیغ فرماتے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق چلو غیر شرعی رسمیں چھوڑ دو، یہ مسلمان کا شیوہ نہیں ہے مسلمان کو چاہیئے، قرآن اور حدیث و سنت کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔ آپ بڑے زہد و تقویٰ کے پیکر ہوئے ہیں اور اخلاق ایسا کہ اپنے مرشد کامل کا بعینہٖ نقشہ ہے، آپ کو خلافت بھی عطا کی گئی، اور جو دین سے غافل تھے، ان کو اپنے حلقۂ ارادت میں لا کر دین پر چلنے کی تلقین فرماتے، میاں سب سے بہتر نماز ہی ہے۔ نماز پڑھا کرو اور نیک کاموں میں سبقت حاصل کرو، کسی کو دکھ نہ دو، بھلائی کرو،

Marfat.com

سید بڑھے شاہ صاحب گیلانی قادری رحمتہ اللہ علیہ

آپ صاحب کرامت بزرگ ہوئے ہیں۔ بڑے سخی اور جلالت والے بارعب تھے زندگی درویشانہ گزاری سید صالح محمد گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو نسل میں سے ہیں جامع مسجد گیلانی کے سامنے برنے کے درخت کے نیچے ڈیرا ہوتا تھا۔ جہاں ہر وقت محفل لگی رہتی تھی، ایک دفعہ میرے دادا صاحب جمال الدین اور بوٹا ترکھان حویلی میں بیٹھے ہوتے تھے جو کہ ہر وقت خدمت گزار تھے۔ بوٹا ترکھان بیوی فوت ہو گئی تھی۔ چند دفعہ عرض کی سری ادعاء کرو کہ اللہ کوئی نیک سبب بنا دے آپ خاموش رہتے اُس دن بوٹیا نے پھر عرض کی تو آپ جوش رحمت میں آ گئے اور فرمایا میاں ایک صندوقچی بنا لاؤ۔ اللہ تعالیٰ تیرا کام بنا دے گا۔ آپ نے فرمایا کسی جگہ نظر بیں رشتہ ہے اس نے کہا۔ سرکار ساتھ والے گاؤں میں ہے۔ آپ نے فرمایا جا صندوقچی بنا لاؤ بیوی تیرے گھر آ جائے گی۔ وہ خوشی خوشی گھر جا کر رنگین صندوقچی بڑی محنت اور جلدی سے بہت سوہنی بنا لایا۔ اگر صندوقچی پیش کی اور عرض کی سرکار میرا کام، تو آپ نے غصے سے فرمایا جا عورت تیرے گھر آ کر بیٹھی ہے جا کر نکاح کرے۔

اسی وقت گھر گیا تو کیا دیکھا جس عورت پر میری نگاہ تھی وہ میرے گھر موجود ہے اور کہتی کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ اسی وقت اس نے مولوی صاحب کو بلا کر نکاح کیا۔ اور اس میں اولاد نرینہ عطا ہوئی۔

اسی طرح آپ کو بہت سی کرامات ہیں۔ جو تحریر کرنے میں قاصر ہوں

آپ کا عرس مبارک اپنے آبائی گاؤں سادہ چک شریف متصل گجرات شادیوال روڈ میں ۸ اسوج بمطابق ۲۳ ستمبر کو ہوتا ہے۔

جس میں دور دراز علاقہ سے تمام عقیدتمند حاضر ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اور محفل پاک میں شرکت فرما کر اپنے اپنے ایمانوں اور دلوں کو تازگی بخشتے ہیں، یہ سالانہ عرس مبارک سید پیر شاہ گیلانی کے گھر پر ہوتا ہے جو کہ سید بڑے شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دربار کے سجادہ نشین ہیں اور دربار شریف کی تعمیر کا اہتمام کرنے والے ہی ہیں انشاء اللہ جلد ہی کام شروع ہو جائیگا سب عقیدتمندوں کو چاہیئے کہ کار خیر میں حصہ لیں۔

(واللہ اعلم بالصواب، تدوین کنندہ)

(مولوی عنایت علی ولد حاجی نواب دین چک سادہ گجرات)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام الاتقیا ہند الاصفیاء

شیخ المشائخ

حضرت صوفی فضل نور قادری نوری شیخ فضل
النور آں پیر کمال

شمع بزم حضرت سید جلال، مرشد کامل غلام گنج بخش
بہرہ ور از فیض عالم گنج بخش

روز پنجشنبہ او رفتہ از جہاں، بست و یک ذیقعد وقت
چوز دنیا شد وصال آنحضور طہراں، سال وصلش آید صوفی فضل نور

۱۳ں ۵۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حجۃ الکاملین سید العارفین شیخ طریقت

حضرت الحاج پیر سید محمد معصوم شاہ گیلانی قادری نوری

وائے حسرت! حضرت معصوم شاہ شد رواں زیں کارگاہ (در بارگاہ)

مخزن رشد و ہدیٰ در ماتم ماندہ۔ پیکرِ صدق و صفا بگذشت آہ

کرد ارشد فکر تاریخ وصال، ایں ندا آمد بگو: بے اشتباہ

---

۱۹ ء ۶۹

خیر خواہِ دینِ حق آں نیک مرد

۸۸ ھ ۱۳ پیر و مرشد سید معصوم شاہ

Marfat.com

شجرہ حسبی حضرت قبلہ سیّد محمد مدنی شاہ گیلانی رح

(۱) سیّد محمد مدنی گیلانی (۲) بن سیّد محمد حسین (۳) بن سیّد محمد معصوم

(۴) بن سیّد فضل شاہ (۵) بن سیّد برہان شاہ (۶) بن سیّد کرم شاہ

(۷) بن سیّد حاجی شاہ (۸) بن سیّد علیم اللہ (۹) بن سیّد عبد الواسع

(۱۰) بن سیّد فیض اللہ نوری (۱۱) بن سیّد صالح محمد (۱۲) بن سیّد میراں عبد الوہاب

(۱۳) بن سیّد روح اللہ (۱۴) بن سیّد جمال (۱۵) بن سیّد محمود

(۱۶) بن سیّد عبد القادر ثالث (۱۷) بن سیّد حامد گنج بخش

(۱۸) بن سیّد عبد الرزاق (۱۹) بن سیّد عبد القادر ثانی

(۲۰) بن سیّد غوث محمد (۲۱) بن سیّد شمس الدین

(۲۲) بن سیّد ابو الحسن شاہ میران (۲۳) بن سیّد علی مسعود

(۲۴) بن سیّد احمد (۲۵) بن سیّد علی

(۲۶) بن سیّد صوفی احمد عبد السلام (۲۷) بن سیّد ابو نصر سیف الدین عبد الوہاب ایراں

(۲۸) بن سیّد عبد القادر جیلانی رض (۲۹) بن سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست

(۳۰) بن سیّد عبد اللہ جیل (۳۱) بن سیّد محمود

(۳۲) بن سیّد محمد (۳۳) بن سیّد موسیٰ ثانی

(۳۴) بن سیّد عبد اللہ (۳۵) بن سیّد موسیٰ الجون

(۳۶) بن سیّد عبد اللہ محض (۳۷) بن سیّد حسن مثنیٰ

(۳۸) بن سیّد امام حسن رضی اللہ عنہ

(۳۹) بن سیّد علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

Marfat.com

شجرۂ طریقت سید محمد معصوم

(۱) حضرت سید المرسلین امام الانبیاء احمد مجتبیٰ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،
(۲) حضرت مولانا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ (۳) حضرت شیخ حسن بصری
(۴) حضرت شیخ حبیب عجمی (۵) حضرت شیخ داؤد طائی (۶) حضرت شیخ معروف
کرخی (۷) حضرت شیخ سری سقطی (۸) حضرت شیخ جنید بغدادی (۹) حضرت
شیخ ابوبکر شبلی (۱۰) حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی (۱۱) حضرت ابو الفرح طرطوسی
(۱۲) حضرت شیخ ابو الحسن ہنکاری (۱۳) حضرت قاضی ابو سعید المخزومی (۱۴) حضرت
غوث اعظم ابو محمد محی الدین سید عبد القادر جیلانی (۱۵) حضرت سیف الدین
ابو عبد اللہ عبد الوہاب جیلانی (۱۶) حضرت صفی الدین ابو المنصور صوفی
(۱۷) حضرت ابو العباس احمد (۱۸) حضرت سید ابو البرکات شاہ مسعود (۱۹) حضرت
سید ابو الحسن علی حلبی (۲۰) حضرت شاہ میر شاہ حلبی (۲۱) حضرت سید شمس الدین
حلبی (۲۲) حضرت سید محمد غوث جیلانی اوچی (۲۳) حضرت سید مبارک حقانی اوچی
(۲۴) حضرت شاہ معروف خوشابی (۲۵) حضرت شاہ سخی سلیمان نوری بھلوال
(۲۶) حضرت شیخ السلام مولانا شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش (۲۷) حضرت امام
العاشقین سید صالح محمد گیلانی۔ (۲۸) حضرت سید فیض اللہ نوری (۲۹) سید
طریف شاہ (۳۰) سید عبد الواسع (۳۱) سید علیم اللہ شاہ (۳۲) سید حاجی شاہ
(۳۳) سید کرم شاہ (۳۴) امام الصفیا سید برہان شاہ (۳۵) قطب زمان سید
جلال الدین گیلانی (۳۶) پیر فیل الفصیا، صوفی فضل نور (۳۷) سید محمد معصوم
(۳۸) سید محمد حسین (۳۹) سید محمد مدنی گیلانی۔

مواعظ القرآن

والحدیث

مخدوم اہلسنت شیخ طریقت الحاج پیر سید
محمد معصوم شاہ گیلانی قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین چک سادہ شریف (گجرات)

نوری کتب خانہ - لاہور

Marfat.com

آپ کی نصیحت اموز کتابیں

(۱) کلام معصوم

(۲) گلدستہ شریعت

(۳) سیجرف روٹی

(۴) ہدایت نامہ بے نماز

(۵) معصوم ہدایت او خطبہ نوری

(۶) گیارہ سو اکتالیس ارشادات داتا صاحب

(۷) گلدستہ ہدایت

(۸) گلدستہ نصیحت و

(۹) اسلامی شادی

مکتبہ معصومیہ چک سادہ شریف، گجرات

Marfat.com

خاتمہ بالخیر

الحمد للہ کہ رسالہ ہذا بتاریخ ۱۱ شوال ۱۳۵۲ ھجری
کو افضل الناس شیخ نور نوری دام اللہ برکاتہٗ کے ذکر
خیر پر ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ!
بہ طفیل بزرگان رحمہم اللہ فقیر مؤلف اور میرے فرزندان عزیزان محمد
حسین کو دونوں جہان کے شر و رو مکائد سے اپنے حفظ و امان میں رکھے
اور اپنے مقبولین کی معیت نصیب فرمائے۔
احب الصالحین ولست منہم
لعل اللہ یرزقنی صلاحا ۔۔ صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
و آلہ و اصحابہ ۔۔۔۔۔

Marfat.com

مکتبہ معصومیہ

چک سادہ شریف

ضلع گجرات

Marfat.com

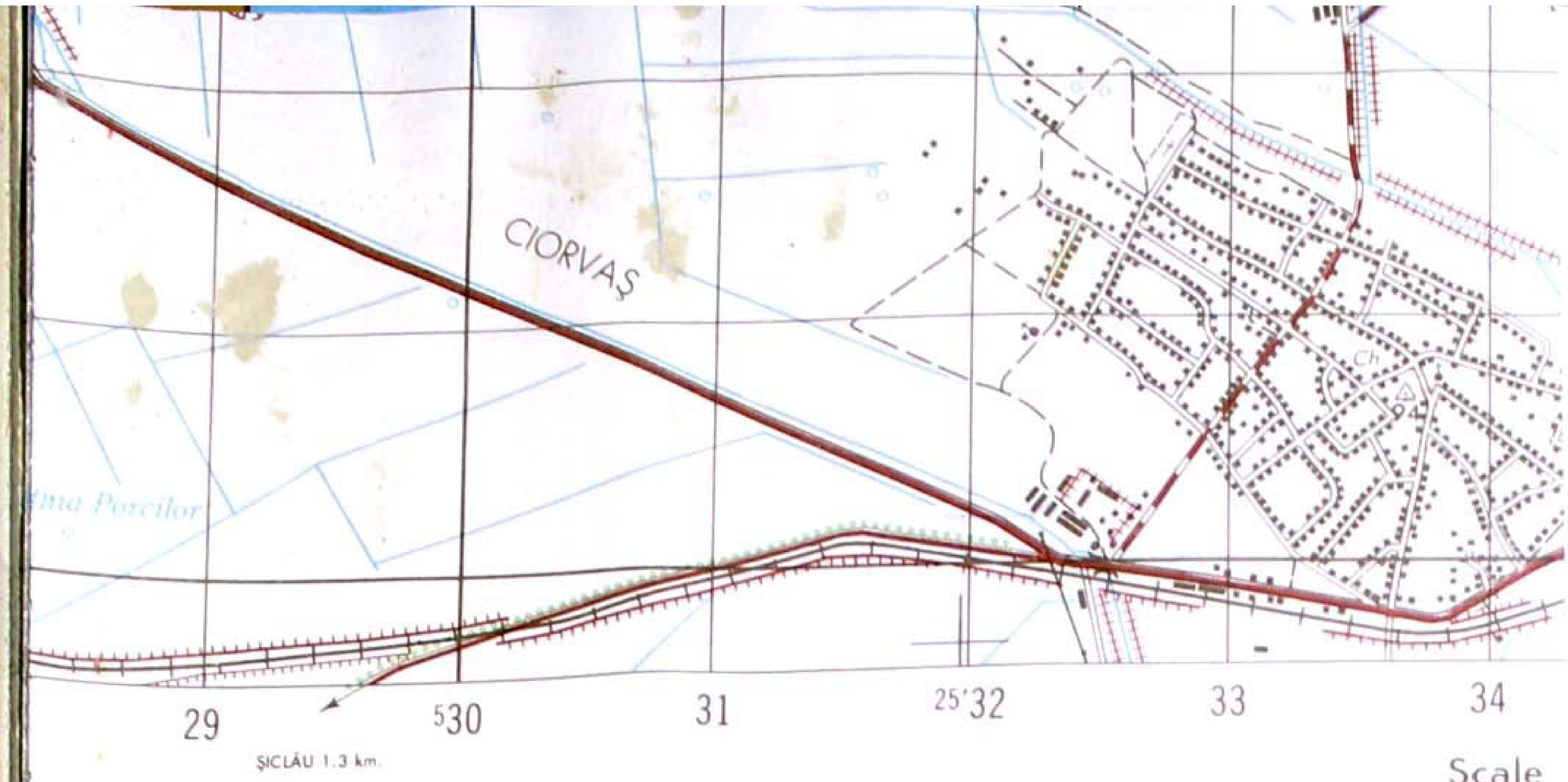

Scale

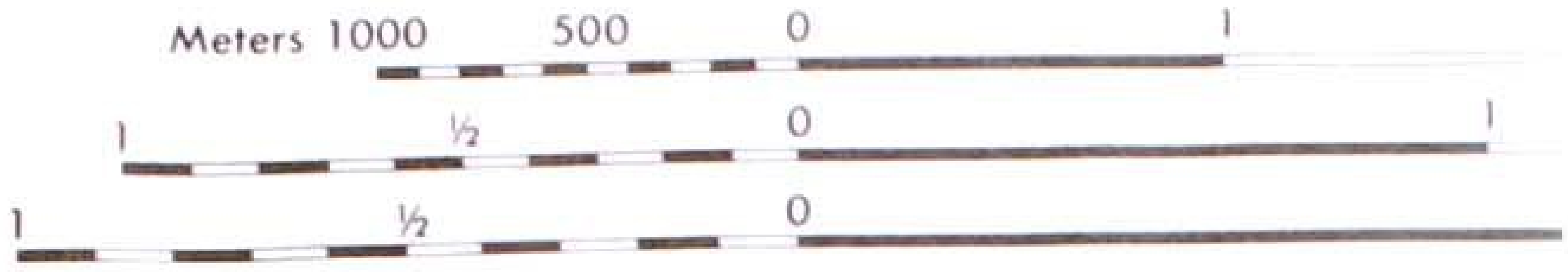

CONTOUR INTERVAL 20 METERS

SUPPLEMENTARY CONTOURS 10 METERS

SPHEROID . . . . WORLD GEODETIC SYSTEM
GRID . . . . 1,000 METER UTM ZONE 34
PROJECTION . . . . TRANSVERSE MERCATOR
VERTICAL DATUM . . . . MEAN LEVEL OF THE ADRIATIC SEA AT TRIESTE (MOLO SARTORIO)
HORIZONTAL DATUM . . . . WORLD GEODETIC SYSTEM
PRINTED BY . . . . DMAHTC 6-84

A LANE IS CONSIDERED TO BE 2.5 TO LESS THAN 3.6 METERS (8 TO LESS THAN 12 FEET) WIDE IN ROMANIA AND 2.5 TO LESS THAN 4.9 METERS (8 TO LESS THAN 15 FEET) WIDE IN HUNGARY.

COORDINATE CONVERSIONS WGS TO ED

Grid: Add 69 m.E.; Add 195 m.N.

Geographic: Add 3.2" Long.; Add 3.1" Lat.

SAMPLE 1,000 METER GRID SQUARE
ESEMPIO QUADRATO DI 1,000 METRI DI LATO

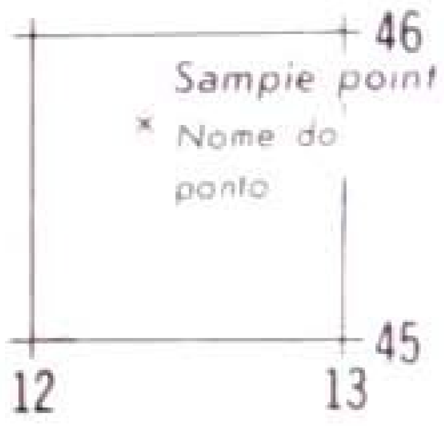

100,000 M. SQUARE IDENTIFICATION
IDENTIFICAZIONE DI QUADRATO DI 100 CHILOMETRI DI LATO

ES

GRID ZONE DESIGNATION
DESIGNAZIONE DI ZONA

100 METER WGS REFERE

1. Read large numbers labeling th grid line left of point and est (100 meters) from grid line to p
2. Read large numbers labeling the grid line below point and estimat meters) from grid line to point. 4

WGS Example: 123456

100 METER ED REFERENCE

ED Example: 124458

WHEN REPORTING ACROSS METER LINE, PREFIX THE 100,(SQUARE IDENTIFICATION, I THE POINT LIES.

WGS Example: ES12345

ED Example: ES12445

WHEN REPORTING OUTSIDE ZONE DESIGNATION AREA THE GRID ZONE DESIGN

WGS Example: 34TES1234

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

163

انوار الصالحین

تصنیفِ لطیف

سید الصالحین، امام المتقین،

رہبرِ شریعت، شیخِ طریقت

محرمِ اسرارِ حقیقت

سیدنا و مولانا الحاج

سید محمد معصوم جیلانی

نوری قادری قدس سرہ

Marfat.com